SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, March 05, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty one minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ما کان علی النبیّ من حرج فیما فرض اللّٰہ لہ۔ سنۃ اللّٰہ فی الّذین خلوا من قبل۔ و کان امراللّٰہ قدراً مقدورا۔ الّذین یبلّغون رسٰلٰت اللّٰہ و یخشونہ و لا یخشون احدًا الاّ اللّٰہ۔ و کفٰی باللّٰہ حسیبًا۔ ما کان محمد ابآ احدٍ من رّجالکم و لکن رّسول اللّٰہ و خاتم النّبیین۔ وکان اللّٰہ بکلّ شیٔ علیمًا۔

(ترجمہ) نبی پر کچھ مضائقہ نہیں اس بات میں، جو ٹھہرا دی اللہ نے اس کے واسطے، دستور رہا ہے اللہ کا، ان لوگوں میں جو گزرے پہلے اور ہے حکم اللہ کا مقرر ٹھہر چکا۔ وہ جو پہنچاتے ہیں پیغام اللہ کے، اور ڈرتے ہیں اس سے، اور

نہیں ڈرتے کسی سے سوا اللہ کے۔ اور بس ہے اللہ کفایت کرنے والا۔ محمد
باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں لیکن رسول ہے اللہ کا، اور مہر سب
نبیوں پر۔ اور ہے اللہ سب چیز جانتا۔

(سورۃ الاحزاب ۳۷ تا ۴۰)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Point of order Re: Situation of Quetta after incident.

Mian Raza Rabbani: Sir, point of order.

Mr. Chairman: I think that we have been agreed that points of order which have not been discussed with me, will not be taken.

میاں رضا ربانی: یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی اہم مسئلہ ہو تو پہلے بات کر لیا کریں۔

میاں رضا ربانی: جناب والا! floor کے dynamics ایسے نہیں ہیں کہ پہلے بات کر لی جائے۔

جناب چیئرمین: floor کے dynamics ہیں کہ جب تک میں اجازت نہ دوں point of order اٹھایا نہیں جا سکتا۔

میاں رضا ربانی: میں آپ سے اجازت ہی مانگ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ پھر سارا time points of order کی اجازت دینے میں ہی نکل جاتا ہے۔ اس لئے میں نے coordination کے لئے عرض کیا ہوا ہے کہ مجھے پہلے بتا دیا جائے کہ ایک، دو جو emergencies ہوتی ہیں، ان کو پہلے لے لیا جائے۔ آپ ہی میں سے ممبران میرے پاس آ کر اعتراض کرتے ہیں کہ سارا time تو points of order میں نکل جاتا ہے۔

میاں رضا ربانی: جناب والا! آپ کی بات درست ہے۔ اکثر یہی ہوتا ہے کہ ہم آپ

سے پہلے بات کر لیتے ہیں لیکن کبھی ایسے بھی ہو جاتا ہے کہ آپ نہیں ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین : میں تو ہر وقت موجود ہوتا ہوں۔ میں پونے دس بجے اپنے دفتر میں موجود تھا۔

میاں رضا ربانی: میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ ہاؤس میں یا اپنے office میں نہیں تھے۔ میں نے کہا ہے کہ کئی دفعہ ایسے ممکن نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین : رضا صاحب ! میری بات سنیں۔ "ممکن" کر لیں تاکہ coordination بہتر ہو سکے۔ اس طرح سارا وقت انہی باتوں میں نکل جاتا ہے۔

میاں رضا ربانی: چلیں۔ --- we will ensure that

جناب چیئرمین : اب بھی یہ بات agreed ہے کہ points of order نہیں اٹھائیں گے۔ کافی وقت اس بات پر صرف ہو چکا ہے۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آپ کی بات درست ہے۔ ہماری یہی کوشش ہوگی کہ آپ کے ساتھ پہلے سے ایسے مسائل پر بات ہو جائے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ what does it relate to? The point of order

Mian Raza Rabbani: Sir, it relates to the Quetta incident.

Mr Chairman: But that was discussed in detail. All parties members have spoken on it and I think everybody, who wanted to speak, was allowed to speak.

میاں رضا ربانی: جناب والا! میں ذرا عرض کروں۔ آپ کی بات بالکل درست ہے کہ یہ مسئلہ پچھلی sitting میں اٹھا تھا اور یہاں پر بحث ہوئی تھی۔ فاضل وزیر اطلاعات نے اس پر بیان بھی دیا تھا لیکن جو دو دن گزرے ہیں، اس دوران media اور اخبارات کے ذریعے جو حقائق سامنے آئے ہیں---

جناب چیئرمین : میں ایک عرض کروں کہ Interior Minister سے کہتے ہیں کہ ہمیں اس مسئلہ پر ایک up-date چاہیے۔ میں نے کہا ہے کہ I think, he will be here in the House today. اگر آپ اس وقت اپنا point raise کر لیں تو it will be better because he will be able to answer you also.

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! آپ کی بات بالکل درست ہے لیکن بنیادی مسئلہ تو یہی ہے کہ اس دن بھی اتنا سنگین واقعہ ہوا ۔ شیخ رشید صاحب گورنمنٹ کے spokesman ضرور ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ انہیں ہر چیز کے cover-up کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ درحقیقت Interior Minister سے تعلق رکھتا ہے۔ بڑا سنگین مسئلہ ہے۔ ایک صوبائی capital میں چالیس سے زیادہ لوگ شہید ہو چکے ہیں۔ وہاں پانچ گھنٹے ایک total carnage کی situation رہی ہے۔ لوگ الزام لگا رہے ہیں کہ security agencies اور levies کی firing کی وجہ سے اتنے لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ یہ تمام چیزیں Interior Minister سے relate کرتی ہیں۔ اس دن بھی وزیر داخلہ سارا دن ہاؤس میں نہیں آئے تھے۔ آج he should have been present in the House انہیں پتا تھا کہ اتنا سنگین مسئلہ ہے اور اسے آج پھر ہاؤس میں اٹھایا جائے گا۔ کم از کم وہ یہاں آ کر ایک statement دے دیتے۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں کہ ان سے بات ہوئی ہے there are foreign delegates here اس کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ He has said that he will be here. میں یہ عرض کروں گا کہ جب وہ یہاں ہوں تو I will allow you to raise the point in his presence so that it is aptly attended to.

میاں رضا ربانی: جناب والا! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

جناب کامران مرتضیٰ: جناب والا! Point of order.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! Point of order.

جناب چیئرمین: ایک آدمی بولے کیونکہ سب آدمی بول چکے ہیں۔ One person

بجائے اس کے کہ سب تقریر کریں۔ can convey the point.

(مداخلت)

Mr. Chairman: Yes. When he is here. As I have already said that realizing that you would be concerned as I am and everybody here is we have conveyed this to him to give us an update and because we have two foreign visitors currently here, understandably, he will be occupied with them. He will be here. When he is here, he will give his up-date on that.

Mian Raza Rabbani: But today.

جناب چیئرمین : انشاء اللہ ۔ We will try for that, he should come and give it today.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : بلیدی صاحب! میں عرض کروں کہ سارا وقت ایسے ہی نکل جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ ایک point کو بار بار دہرانے کی بجائے اس وقت بات کی جائے جب وزیر داخلہ صاحب یہاں ہوں۔ آپ اس وقت بات کریں تا کہ وہ آپ کو attend کر لیں۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! کوئٹہ میں گزشتہ سال بھی خاصی تعداد میں لوگ شہید ہوئے تھے۔ اس کی انکوائری ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی ہے۔ اس کے بارے میں بتائیں کہ --

جناب چیئرمین : میں انہیں یہ بھی convey کروں گا۔ جب وہ یہاں آئیں گے تو بالکل انہیں کہوں گا۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: وہ ہمیں اس کے بارے میں بتائیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ مختصراً اس وقت point raise کریں تاکہ آپ کو جواب موقع

پر مل سکے۔بجائے اس کے کہ آپ ان کی absence میں بات کریں اور ان کو صحیح طریقے سے message نہ مل سکے۔

Mr. Chairman: We will take up the leave applications.

پروفیسر غفور احمد، میں اجلاس کے دیر سے شروع ---

جناب چیئرمین ، میں بالکل مانتا ہوں آپ میں سے کچھ ممبران میرے پاس آئے ہوئے تھے - میں تو time پر حاضر ہو جاتا ہوں let us make sure اس وقت صرف دو لوگ تھے - میں نے کہا کہ میں نیچے جا رہا ہوں تو اگر سب لوگ time پر آئیں------ میری بھی یہی خواہش ہے اور میرے خیال میں ہم سب کی یہی خواہش ہونی چاہیے ۔We will take up the leave applications now. مرتضیٰ صاحب point of order ابھی نہیں لے رہے -

جناب کامران مرتضیٰ، ایک amendment یہاں move کی گئی ہے - کل شاید circulateبھی کی گئی ہو گی اس میں movers ہیں-میاں رضا ربانی صاحب' اسفند یار ولی صاحب' رضا محمد رضا صاحب' ان کے ساتھ اور ساتھی بھی ہیں - انہوں نے ایک amendment propose کی ہے اس motion پر جو زیر بحث ہے - اس سے----

جناب چیئرمین، کونسا motion ہے ؟

جناب کامران مرتضیٰ، جو زیر بحث ہے۔

جناب چیئرمین، جب یہ process ہوگا' جب اس کا وقت آئے گا - اس وقت دیکھا جائے گا۔

جناب کامران مرتضیٰ، اس پر بحث ہو رہی ہے - میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آیا اس motion پر اگر یہ amendment carry ہو جاتی ہے تو کیا یہ لوگ co-movers ہوں گے یا کیا ہوں گے ---

جناب چیئرمین، یہ rules کے تحت ہم بتا دیں گے-ہاؤس میں جب آئی تو we will inform you at that time.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین ، میر محمد نصیر مینگل ناگزیروجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ،ڈاکٹر خالد رانجھا بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۳ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، سید سجاد حسین بخاری ذاتی مصروفیات کی بنا مورخہ ۲۹ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، سید مراد علی شاہ ذاتی مصروفیات کی بنا پرمورخہ ۲۹ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، محترمہ تنویر خالد ذاتی وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۹ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، سردار مہتاب احمد خان ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ ۳ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی

درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب میہم خان بلوچ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۹ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، جناب محمد سرور خان کاکڑ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۹ فروری تا ۵ مارچ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب حامد رضا ہراج نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایرانی وفد کے ہمراہ سرکاری مصروفیات کی وجہ سے آج مورخہ ۵ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Mr. Chairman: Bill to be introduced, Mr. Hiraj will you move it on behalf of the Finance Minister?

INTRODUCTION OF THE BILL

[THE NON-PERFORMING ASSETS AND REHABILITATION OF INDUSTRIAL UNDERTAKINGS (LEGAL PROCEEDINGS AMENDMENT) BILL, 2004]

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Honourable Chairman sir, I beg to introduce the Bill to amend the Non-performing Assets and Rehabilitation of Industrial Undertakings (Legal Proceedings) Ordinance, 2000 [The Non-performing Assets and Rehabilitation of Industrial Undertakings (Legal Proceedings Amendment) Bill, 2004].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the

Standing Committee concerned to be constituted.

پروفیسرغفور احمد: جناب! اس کا پورا متن بھی ساتھ ہونا چاہیے تا کہ یہ تو معلوم ہو کہ کس clause میں amendment کی جا رہی ہے۔

Mr. Chairman: O.K. Hiraj Sahib.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir, I think,

اس میں تمام details Finance Ministry کی طرف سے آئی ہیں I think, they are attached. اس میں statement of objects and reasons بھی موجود ہیں اور Section 2 کی Clause (f) جس میں amendment propose کی گئی ہے وہ بھی موجود ہے۔

پروفیسرغفور احمد: جناب اس کا پورا متن نہیں ہے۔یہ صرف amendment ہے۔

جناب چیئرمین: یعنی اس کی detail نہیں ہے۔ that should be provided.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: O.K. sir.

Mr. Chairman: We may resume discussion on the address of the President to the Joint Session of Parliament. The first speaker for today is Mr. Muhammad Aslam Buledi.

DISCUSSION ON PRESIDENTIAL ADDRESS

جناب محمد اسلم بلیدی، شکریہ جناب چیئرمین! میں اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے اپنی طرف سے ، اپنی پارٹی کی طرف سے اور پاکستان کے پرامن شہریوں کی طرف سے سانحہ کوئٹہ کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس سانحہ میں ملوث دہشت گردوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اس سانحہ میں ملوث دہشت گردوں کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اسی طرح شہر میں اس دہشت گردی کی وجہ سے کوئٹہ کے شہریوں کو جو نقصان پہنچا، وفاقی حکومت ان نقصانات کا ازالہ کرے۔ہماری صوبائی حکومت پہلے سے مالی بحران کا شکار ہے تو ہم گزارش کرتے ہیں کہ اس سلسلےمیں جو شہریوں کےنقصانات ہوئے ہیں وفاقی حکومت ان نقصانات کا ازالہ کرے۔ جناب والا! اس مسئلے پر پہلے بھی دوستوں نے بات کی تھی اور اکثر

دوستوں کی رائے یہ تھی کہ اس مسئلے میں شاید State involve ہو سکتی ہے، ریاستی ادارے involve ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ساتھیوں کے اور ہمارے جو خدشات تھے، وہ سچ ثابت ہو رہے ہیں۔ عینی شاہدین کے مطابق جو اس وقت اس موقع پر on the spot موجود تھے تو ان کا کہنا ہے کہ دہشت گردوں کے ہاتھوں صرف اور صرف سات لوگ شہید ہوئے تھے اور باقی جتنے لوگ شہید ہوئے ہیں، وہ police کی firing کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ police اور وہاں پر ایک ریاستی ادارہ ATF, Anti Terrorists Force کی firing کی وجہ سے اتنے لوگ مرے ہیں۔ لہذا، ہم حکومت سے request کرتے ہیں، گزارش کرتے ہیں کہ سینیٹ کی ایک committee بنائیں تاکہ وہ جا کر اصل صورت حال معلوم کرے اور enquiry کرے اور report سینیٹ میں پیش کرے۔ اس طرح کی انکوائریاں پہلے بھی--- گزشتہ چھ مہینوں کے اندر پہلے دو سانحے ہو چکے ہیں، اس میں بھی شیعہ community کے cadets شہید ہو چکے ہیں اور ایک مسجد پر حملہ ہوا ہے اور وہاں پر بھی پچاس نمازی شہید ہو چکے ہیں اور اسی طرح enquiry بھی conduct ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت enquiry کے نام پر گلو خلاصی کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ ایک حساس مسئلہ ہے، اس مسئلے کی وجہ سے بلوچستان اور بلوچستان کے لوگ بڑے پریشان ہیں۔ بلوچستان میں کبھی بھی مذہب کی بنیاد پر، مسلک کی بنیاد پر اس طرح کی واقعات نہیں ہوئے ہیں۔ لوگوں کو خدشہ ہے کہ ان واقعات کے پیچھے شاید کچھ سرکار کے ادارے involve ہیں اور خصوصاً ایک (***) I.G. وہاں پر بیٹھا ہوا ہے (***)

جناب چیئرمین: ایسے الفاظ استعمال نہ کریں، they may be expunged. کسی پر آپ الزام نہ دیں۔

جناب اسلم بلیدی: وہ تو ہے ہی (***) اس کو کیا پکاریں، امن پسند شہری؟

جناب چیئرمین: مہربانی کرکے ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔

جناب اسلم بلیدی: اس کی وجہ سے کراچی جل گیا۔ ابھی بلوچستان جل رہا ہے جب سے یہ بندہ گیا ہے، وہاں پر روز کوئٹہ شہر میں blasting ہو رہی ہے۔ blasting کے ساتھ

\+ (*** Words expunged by the orders of the Chairman)

سینکڑوں کی تعداد میں،ہزاروں کی تعداد میں لوگ مر رہے ہیں۔بلوچستان کے لوگ فریاد کر رہے ہیں، بلوچستان کے عوام سراپا احتجاج ہیں کہ ہمیں اس (***) شخص سے نجات دلائی جائے۔ پتا نہیں وفاقی حکومت کے ان کے ساتھ کیا interests ہیں؟ اگر وفاق خود جان بوجھ کر اس (***) I.G. کے ہاتھوں کروا رہا ہے تو پھر admit کریں، لوگوں کے سامنے مان لیں کہ میں نے ایک پروگرام کے تحت بلوچستان میں ایک قتل عام شروع کرنے کے لئے اس بندے کو وہاں پر بٹھایا ہے۔ اگر وہ وفاقی حکومت کو اتنا پیارا ہے تو اس کو کسی اور صوبے میں کیوں نہیں بھیجتے؟ وہ اس کو قتل عام کے لئے بلوچستان میں لائے ہیں۔سب حکومتی لوگ بھی یہ جانتے ہیں۔ جن حکومتی ساتھیوں کا تعلق بلوچستان سے ہے، وہ بھی ان کے بارے میں اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ میں ان سب سے اسی floor پر گزارش کرتا ہوں کہ if I am wrong وہ مجھے بتا دیں۔ بلوچستان کے 70 لاکھ عوام اس شخص سے بیزار ہیں لیکن بزورشمشیر اس I.G. کو لاکر بٹھا دیا ہے اور لوگوں کا قتل عام ان کی سرپرستی میں جاری و ساری ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں جنرل صاحب کی تقریر کی طرف آتا ہوں۔ جنرل صاحب نے اپنی تقریر میں حقیقی اور پائیدارجمہوریت کا وعدہ پورا کرنے کا ذکر کیا تھا۔دفاعی اور معاشی مضبوطی کا credit لیا تھا۔ اسی طرح چار الزامات کا بھی ذکر کیا تھا جو پاکستان کو درپیش ہیں اور National Security Council کےقیام پر بھی زور دیا تھا۔ جناب والا! جہاں تک حقیقی جمہوریت کے قیام کا دعویٰ ہے تو اس حقیقی جمہوریت کی ایک جھلک گزشتہ دنوں ہم سب نے Parliament Lodges میں دیکھی جب پاکستان کے چھوٹوں صوبوں سے تعلق رکھنے والے سیاسی قائدین اس ملک کے آئین پر ایک سیمینار کرنا چاہتے تھے تو حقیقی جمہوریت کے دعوے داروں نے اپنی حقیقت دکھا دی۔

جناب چیئرمین! جنرل صاحب اور ان کے ساتھی ہر جگہ یہ ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں کہ پاکستان میں یہ واحد جرنیل ہے کہ اس نے جو وعدے کئے ہیں، وہ تمام وعدے نبھائے ہیں میں اس بات پر agree نہیں کرتا ہوں کیونکہ جب 12 اکتوبر 1999 کو اس جنرل صاحب کی قیادت میں ایک منتخب جمہوری حکومت پر شب خون مارا گیا اور ایک منتخب اور آئینی حکومت کو ہٹا کر

\+ (*** Words expunged by the orders of the Chairman)

جنرل صاحب اقتدار پر قابض ہو گئے۔ اسی دوران جنرل صاحب نے ایک سات نکاتی ایجنڈے کے ذریعے اپنی حکومت کے future plan کا اعلان کیا تھا اور اسی سات نکاتی ایجنڈے میں ایک اہم نکتہ یہ تھا کہ صوبوں کے درمیان ہم آہنگی، صوبوں کے درمیان تعلقات اور صوبوں کی خودمختاری کا مسئلہ بھی جنرل صاحب نے اپنے ایجنڈے میں شامل کیا تھا۔ ہم سادہ لوح سیاسی workers اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ شاید اس ملک کی مقتدر قوتوں کو ابھی اصل مسئلے کا ادراک ہو چکا ہے تو اس اہم مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ سب نے دیکھا کہ صوبائی خودمختاری کے مسئلے کو حل کرنے کے بجائے وفاقی حکومت نے Districts کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ اس ملک کے اندر کبھی کسی نے ضلعی خودمختاری کی بات نہیں کی تھی۔ اگر کسی سیاسی پارٹی کا مطالبہ یا کسی چھوٹے صوبے کا مطالبہ تھا تو صرف صوبوں کے حقوق کی بات کی تھی، صوبوں کی خودمختاری کی بات کی تھی۔ جنرل صاحب نے اپنے وعدے کے برعکس ضلعوں کو بھی وفاق کی تحویل میں دیا اور اسی طرح 1973 کے آئین میں صوبوں کے پاس جو تھوڑے بہت اختیارات تھے، 17th Amendment کے ذریعے جنرل صاحب کی A-team اور B-team نے مل کر وہ اختیارات بھی واپس لے لئے۔

جناب چیئرمین! پولیس صرف اور صرف صوبائی محکمہ ہوتا تھا، اسی طرح Local Governmentبھی صرف اور صرف ایک صوبائی Department ہوتا تھا۔ 1973 کے آئین میں یہ محکمے صوبوں کے پاس تھے۔ جنرل صاحب نے اپنے وعدے کے خلاف بجائے اس کے کہ وہ اور محکمے صوبوں کو منتقل کرتے وہ محکمے جو صوبوں کے پاس تھے وہ بھی ان سے لے لئے گئے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ one unit کے بعد آج پاکستان کے اندر پہلی دفعہ وفاق اور صوبوں کے درمیان جو کشیدگی ہے وہ پہلے کبھی نہیں تھی۔ آج چھوٹے صوبے اپنے حقوق کے لئے رو رہے ہیں۔ اپنے اختیارات کے لئے رو رہے ہیں، اپنے وقار کے لئے رو رہے ہیں لیکن کوئی سننے والا نہیں ہے۔ جناب والا، جب ہم بات کرتے ہیں حقوق کی، جب ہم کہتے ہیں کہ ہم محکوم ہیں، ہم مظلوم ہیں تو ہمیں پتا نہیں کن کن ناموں سے پکارتے ہیں کہ یہ ملک کے دشمن ہیں، یہ متعصب ہیں۔ یہ صوبائی عصبیت پھیلاتے ہیں۔ جناب ہم ترقی پسند لوگ ہیں ۔ ہم جمہوریت پسند

لوگ ہیں ۔ ہم پیار محبت کرنے والے لوگ ہیں ۔ ہمیں کسی سے نفرت نہیں۔ سب ہمارے بھائی ہیں۔ سب ہمارے دوست ہیں۔ لیکن جب ہم سے زیادتی کی گئی ہے تو پھر ہم کس سے گلہ کریں۔ اس زیادتی کا کیا نام دیں۔ ابھی آپ خود اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ 700 کلومیٹر لمبے ساحل بلوچستان پر جو ایک لاکھ نیوی کے لوگ تعینات ہیں' جناب ایک لاکھ میں سے ایک خاکروب بھی بلوچ نہیں ہے تو کیا یہ زیادتی نہیں ہے اور اسی طرح coast guards جو ایک ساحلی force ہے' coast guards کی پچاس ہزار نفری میں آپ کو ایک بلوچ بھی نہیں ملتا ہے۔ تو یہ محکومی نہیں تو کیا ہے۔ اسی طرح وفاقی اداروں کے اندر تین سو سے زیادہ کارپوریشنیں اور مالیاتی ادارے ہیں۔ایک ادارے کا سربراہ بھی بلوچ نہیں ہے۔ تو یہ مظلومی نہیں تو اور کیا ہے۔ ان تمام زیادتیوں کے باوجود ابھی ہم بلوچوں سے ہماری شناخت بھی چھینی جا رہی ہے۔ گوادر پورٹ کے نام پر وہاں پر آباد کاری کا سلسلہ بھی انہوں نے شروع کیا ہے ۔ بڑی بڑی ہاؤسنگ سکیمیں بن رہی ہیں۔ تو جناب اپنی identity کے مسئلے پر' اپنی شناخت کے مسئلے پر ہم بلوچ بہت حساس ہیں۔ اور ہم اس ایوان کے توسط سے حکمرانوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم ایسی کسی بھی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے جو ہماری شناخت کو مٹائے۔ جو ہماری بلوچیت کو مٹائے۔ وہ کبھی بھی ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

جناب والا! صدر صاحب نے اپنی تقریر کے اندر مضبوط دفاع کو بھی اس ملک کے لئے ناگزیر قرار دیا تھا۔ تو جناب' میں یہ کہتا چلوں کہ صرف مضبوط دفاع ایک ملک کو مستحکم نہیں کر سکتا ہے۔ ایک ملک کو مستحکم کرنے کے لئے ایک جمہوری سسٹم کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ اگر صرف اور صرف ایک مضبوط دفاع کی وجہ سے ملکوں کے اندر استحکام آ جاتا تو سوویت یونین کا دفاعی نظام دنیا کا جدید ترین دفاعی نظام تھا۔ ایٹم بموں کے انبار تھے۔ نیا میزائل سسٹم تھا۔ دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور تھی لیکن سب نے دیکھا کہ وہ بھی بکھر گیا۔ کوئی مضبوط دفاع اس ملک کو نہیں بچا سکا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ دفاع کے ساتھ ساتھ ایک ملک کے استحکام کے لئے جمہوریت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اور معاشی مضبوطی کا بھی ذکر کیا تھا جنرل صاحب نے۔ جناب' یہ ایک بین الاقوامی مسلمہ اصول ہے جس ملک کے اندر سیاسی استحکام نہیں ہوگا' جس

سوسائٹی کے اندر سیاسی استحکام نہیں ہوگا۔ اس سوسائٹی کے اندر، معاشی استحکام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک آپ یہاں پر سیاسی استحکام نہیں لائیں گے اس وقت تک معاشی استحکام کی بات کرنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ سیاسی استحکام کے لئے، جمہوریت بھی ضروری ہے۔ سیاسی استحکام اس وقت ہوگا جب اس ملک کے لوگ بااختیار ہونگے۔ ان کی رائے کو سنا جائے گا۔ یہ جو آج کل جمہوریت چل رہی ہے یہ ڈھکوسلا ہے اس کو ہم جمہوریت نہیں مانتے۔ یہ جعلی جمہوریت ہے۔ اس ملک میں سیاسی استحکام کے لئے ایک حقیقی، وفاقی ، پارلیمانی جمہوریت کی ضرورت ہے۔ اس جمہوریت کے اندر صوبوں کی خود مختاری، اس جمہوریت کے اندر جاگیرداری نظام کا خاتمہ، اس جمہوریت کے اندر قبائلی اور سرداری نظام کا خاتمہ، اس جمہوریت کی صورت میں اس ملک کے اندر استحکام آئے گا۔

اسی طرح جنرل صاحب نے اپنی تقریر میں، ان چار الزامات کا ذکر کیا تھا جو international community یا دوسرے لفظوں میں امریکہ۔ آج کل تو international community کا مطلب امریکہ لیا جاتا ہے دوسروں کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔ امریکہ کی طرف سے جو چار الزامات کا ذکر کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب یہ صرف اور صرف الزامات نہیں ہیں بلکہ ان الزامات کے پیچھے کچھ حقیقت کا عنصر بھی ہے۔

جناب والا! صدر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران افغانستان میں دہشت گردی پھیلانے کا بھی ذکر کیا تھا۔ کہ ہم پر یہ الزام بھی لگایا جا رہا ہے۔ جناب، جہاں تک افغانستان میں دہشت گردی پھیلانے کا تعلق ہے، یہ الزام نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے۔ جب 1970 کی دہائی کے اواخر میں افغانستان کے عوام اپنی حکومت کو ایک انقلاب کے ذریعے، تبدیل کر کے، دوسرے regime یا دوسری پارٹی کو برسراقتدار لائے تو یہ افغانستان کا اندرونی مسئلہ تھا۔ یہ افغانوں کا اندرونی مسئلہ تھا کسی اور یہ حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ افغانوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر لیتے۔ لیکن ہم سب نے دیکھا کہ واشنگٹن کی سربراہی میں اس ملک کے اس وقت کے فوجی حکمران اور اس ملک کی theocracy نے مل کر افغانستان کے اندر آگ اور خون کا کھیل کھیلنا شروع کیا۔ ہم ترقی پسند اور امن پسند انسان، یا اس ملک کی ترقی پسند اور امن پسند سیاسی قوتیں اس وقت بھی یہی کہتی تھیں کہ جناب یہ کوئی جہاد نہیں ہے۔ یہ دو سامراجی قوتوں کی آپس میں لڑائی ہے۔

آپ کو اس لڑائی میں نہیں پڑنا چاہیے۔ اس خون ریزی کو ہم نے دیکھا کہ واشنگٹن کی سربراہی میں، اسلام کے مقدس نام پر اس جنگ کو لڑا گیا۔ اس جنگ کو جہاد کا نام دیا گیا۔ اس جنگ کی وجہ سے افغانستان تو برباد ہوا، لیکن اس جنگ کے منفی اثرات اس ملک پر پڑے وہ آج بھی ہمارے گلے میں fit ہیں۔ ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ یہ جنگ آپ سامراجی مفادات کی خاطر چھیڑ رہے ہیں۔ اس جنگ کے نقصانات اس ملک پر پڑیں گے۔ اس وقت کے حکمران اور اس وقت کی theocracy ڈالروں کے نشے میں مدہوش کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھی۔ جناب والا! ہم سب نے دیکھا کہ بہت جلد اس خونی جنگ کے منفی اثرات اس ملک پر بھی پڑے۔ اس ملک کو افغان پناہ گزینوں کی شکل میں پچاس لاکھ افغانوں کا بوجھ برداشت کرنا پڑا۔ جس نے پاکستان کی معیشت سمیت، پاکستان کی سوسائٹی کے تمام شعبوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

اسی طرح heroin کا نام افغان جنگ سے پہلے کسی نے نہیں سنا تھا، یہ heroin culture جو آج پاکستان کے لاکھوں نوجوانوں کو زہر قاتل کی طرح چاٹ رہا ہے، یہ بھی اسی جنگ کا تحفہ ہے۔ کلاشنکوف کلچر کا نام بھی کسی نے نہیں سنا تھا اور یہ کلاشنکوف جس کے ذریعے پاکستان کے ہزاروں نوجوان مر چکے ہیں اور ہزاروں نوجوان ہر دوسرے، تیسرے دن لقمہ اجل بنتے جا رہے ہیں، یہ بھی اسی جنگ کا تحفہ ہے۔

جناب والا! انتہا پسندی، مذہبی منافرت، اس ملک میں، اس نام نہاد جہاد سے پہلے مذہبی یا مسلکی منافرت کا نام بھی کسی نے نہیں سنا تھا لیکن آج مذہبی دہشت گرد، مذہبی منافرت پھیلانے والے اتنے مضبوط ہو گئے ہیں کہ ان کا ہاتھ اس ملک کے سب سے طاقتورترین آدمی تک پہنچ گیا ہے اور اسی ڈر سے اس نے اپنا گھر بار چھوڑ کر کہیں اور پناہ لی ہے۔ یہ سب افغان جنگ کے تحفے تھے۔

اگر اس جنگ سے کوئی فائدہ پہنچا تو اس وقت کی جرنیل شاہی کروڑ پتی سے ارب پتی ضرور بن گئی اور اس وقت کی ملا شاہی جو جرنیلوں کی ہمنوا تھی وہ مسجدوں کے حجروں سے محل نما کوٹھیوں میں ضرور پہنچ گئی۔ لیکن اس جنگ نے پاکستان کی سوسائٹی میں وہ تہس نہس پھیلائی، وہ بربادی لائی جو ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی بھگتیں گی۔

جناب والا! اسی طرح صدر صاحب نے کشمیر کی Line of Control پر دراندازی کے الزام کا بھی ذکر کیا تھا ۔ اس مسئلے پر اس وقت بھی ہم امن پسند، ترقی پسند اور انسان دوست قوتوں کا یہی موقف تھا کہ مسئلہ کشمیر صرف اور صرف ایک سیاسی مسئلہ ہے ۔ اس مسئلے کو سیاسی انداز میں حل کرنا چاہیے۔ مسئلہ کشمیر کی حقیقت سے کوئی باشعور انسان انکار نہیں کر سکتا ۔ یہ کشمیریوں کا genuine مسئلہ ہے ، عالمی اداروں نے بھی ان کے اس حق کو تسلیم کیا ہے ۔ ہم کہتے تھے اس مسئلے کا کوئی پرامن سیاسی حل ڈھونڈنا چاہیے لیکن یہاں پر بھی حکمرانوں کا وہی رویہ رہا جو افغانستان میں تھا ۔ ایک پرامن سیاسی مسئلے کو، ایک genuine مسئلے کو مذہبی رنگ دے کر پوری دنیا کے اندر کشمیریوں کی بدنامی کی گئی ۔ لاکھوں کی تعداد میں وہاں پر لوگوں کو مروایا گیا اور آج بیٹھ کر اس مسئلے کے پرامن حل کے لئے کوشش کر رہے ہیں، اپنی مرضی کے مطابق نہیں بلکہ ڈنڈے کے زور پر ،لیکن چونکہ ہم پرامن لوگ ہیں، ہر جگہ امن کی بات کرتے ہیں لہذا کشمیر کے اندر جو پرامن حل کی بات ہو رہی ہے، جو مذاکرات ہو رہے ہیں ، ہم اس پرامن حل کو support کرتے ہیں۔

جناب والا! اسی طرح National Security Council کے قیام پر بھی زور دیا گیا تھا کہ سیاسی استحکام کے لئے National Security Council کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جناب والا! National Security Council کا تجربہ 1960 سے ترکی کے اندر ہو رہا ہے ۔ ترکی کے اندر National Security Council سیاسی استحکام نہیں لا سکی تو پاکستان کے اندر کیا استحکام لائے گی۔ ایک تو سترھویں آئینی ترمیم کے ذریعے تمام اختیارات کو ایک فرد واحد کے حوالے کرکے اس ملک کے وفاقی اور پارلیمانی نظام پر ایک چھرا چلایا گیا اور دوسری جانب National Security Council کو مسلط کرکے جو تھوڑی بہت جمہوری قدریں رہ گئی تھیں، وہ بھی چھینی جا رہی ہیں۔

لہذا، ایک جمہوریت پسند سیاسی worker کی حیثیت سے میں سمجھتا ہوں کہ National Security Council کی سرے سے ضرورت ہی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر end کرنا چاہتا ہوں۔ شعر کا عنوان ہے

جمہوریت۔

پندرہ کروڑ انسانو، زندگی سے بیگانو
صرف چند لوگوں نے حق تمہارا چھینا ہے
خاک ایسے جینے پر یہ بھی کوئی جینا ہے
بے شعور بھی تم کو بے شعور کہتے ہیں
سوچتا ہوں یہ ناداں کس ہوا میں رہتے ہیں
اور یہ قصیدہ گو، فکر ہے یہی جن کو
ہاتھ میں علم لے کر تم نہ اٹھ سکو لوگو
کب تلک یہ خاموشی، چلتے پھرتے زندانو
پندرہ کروڑ انسانو۔

مہربانی۔

Mr. Chairman: The Interior Minister is here. We will ask him to give an update statement on the Quetta, Balochistan situation.

Mian Raza Rabbani: Sir, my submission is to you that before the honourable Minister's statement, he should hear our point of view first then he can give his statement as well as reply to the queries that are raised.

Mr. Chairman: O.K., but then keep them to minimum and there should not be repetition on that.

Mian Raza Rabbani: Right sir.

جناب چیئرمین صاحب! جیسے میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ یہ بات درست ہے کہ دو دن پہلے کی sitting میں Point of order پر یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا اور اس وقت جو وزیر صاحب موجود تھے، وزیر اطلاعات، انہوں نے یہاں پر ایک statement دی لیکن وہ statement more of a cover

up تھی اور اس statement میں کوئی حقائق واقعہ کے بارے میں سامنے نہیں آئے۔ اس کے بعد جو دن گزرے ہیں، ان دو دنوں کے اندر چاہیے تو یہ تھا کہ حکومت کی طرف سے ایک تفصیلی بیان House میں دیا جاتا جس میں تمام حقائق سامنے لائے جاتے لیکن یہ بھی نہ ہوا۔ لہذا، Opposition کی طرف سے جو facts and figures, media کے ذریعے جس میں electronic and print media شامل ہے اور وہاں پر جو ہماری مختلف سیاسی جماعتیں ہیں، ان کے افراد کے ذریعے سے جو اطلاعات ہم تک پہنچی ہیں، ان کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ بہت ہی اہم سوالات سامنے آتے ہیں۔ آج کے تمام اخبارات میں جناب چیئرمین صاحب! یہ بات بڑے واضح الفاظ میں شہید ہونے والوں کے لواحقین کی طرف سے کہی گئی ہے اور دوسرے وہاں پر موجود لوگوں کی طرف سے کہ درحقیقت جو اتنی killings ہوئی ہیں، ان میں سے کم از کم 35 یا 37 killings پولیس کی firing کی وجہ سے ہوئی ہیں اور باقی سات یا آٹھ لوگ terrorists' firing سے مرے ہیں۔

یہ بات اس لئے اورتشویش کی بن جاتی ہے کہ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے چار دن پہلے US State Department نے جو country report شائع کی اس country report کے اندر یہ بات بڑے واضح الفاظ میں کہی گئی ہے کہ پاکستان کے اندر custodial killings اس دور کے اندر بڑھی ہیں۔ لہذا، اس report کو مدنظر رکھتے ہوئے، وانا کے incident کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ کراچی کے اندر جو واقعات رونما ہوئے اور آج لاہور کی بھی ایک خبر ہے کہ ایک شخص کو وہاں پر پولیس torture کی وجہ سے مار دیا گیا، ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ جو claim کیا جا رہا ہے کہ 35 سے 37 تک لوگ پولیس کی firing سے مارے گئے، اس کی ایک اپنی importance اور اہمیت بن جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین! جہاں ہم اس incident کو سختی کے ساتھ condemn کرتے ہیں، وہاں پر جو دکانوں کی لوٹ مار کی گئی اور جو دکانوں کو آگ لگائی گئی وہ بھی ایک قابل مذمت step ہے، اس کو بھی ہم condone نہیں کرتے۔ اور اس طرح حکومت جس کی یہ آئینی ذمہ داری بنتی ہے کہ عام شہری کے جان و مال کا تحفظ کرے وہ اپنی اس آئینی ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ آج ملک کے اندر ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے

the writ of the state has failed to exist. There is no writ of the Federal

Government. There is no writ of any provincial government that exists today. I would like to put 3 or 4 very pertinent questions......

Mr. Chairman: I think be brief and to the point.

Mian Raza Rabbani: I am coming to the point. I would like to put 3 or 4 very pertinent questions to the honourable Minister for Interior who has graced the House with his presence today. The first question, sir,

جو سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس ایوان اور اس ایوان کے ذریعے پوری قوم کو اس بات پر confidence میں لے، نمبر1، کہ وہ کیا اقدامات تھے جو حکومت نے اٹھائے ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے۔ What was the state of preparedness of the Federal Government and of the Provincial Government in the provincial capital, Quetta. What steps were taken to prevent the occurrence of such incidents. کیونکہ یہ بات واضح رہے چیئرمین صاحب! کہ اس سے پہلے دو ایسے incidents کوئٹہ میں ہوچکے ہیں۔ لہذا سوال نمبر ایک یہ بنتا ہے۔ دوسرا سوال یہ بنتا ہے کہ حکومت کی جو بھی strategy تھی، for the moment میں ان کو یہ credit دے دیتا ہوں کہ ان کے پاس کوئی strategy تھی، لیکن اب میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، سوال نمبر 2، کہ حکومت کی جو بھی strategy تھی وہ کیوں fail ہوئی اور کس طرح fail ہوئی۔ سوال نمبر 3 یہ بنتا ہے کہ حکومت کو 5 گھنٹے سے زائد یا پولیس کو 5 گھنٹے سے زائد کیوں لگا اس پوری situation کو control میں لانے کے لیے اور اس کے بعد بھی مکمل طور پر صورتحال حکومت کے control میں نہیں آئی جب تک curfew نہ لگا اور curfew کے بعد جا کر یہ ہوا۔ لیکن جب پولیس کی اور security forces کی اتنی بھاری نفری وہاں پر اس وقت موجود تھی تو پھر پانچ گھنٹے کیوں لگے اس پوری situation کو control میں لانے کے لیے۔

جو آخری بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ وہاں سے یہ بات آئی کہ جی ایک judicial inquiry constitute کردی گئی ہے اور judicial inquiry کے نتائج کا انتظار کیا جائے اور

اس کے بعد Chief Secretary یا I. G. یا جو دوسرے متعلقہ لوگ ہیں ان کے خلاف action لیا جائے گا۔ تو پہلی بات یہ اُٹھتی ہے کہ جو inquiry constitute کی گئی ہے یا جو inquiry commission constitute کیا گیا ہے اس inquiry commission کی terms of reference کیا ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس inquiry comission کو کتنا وقت دیا گیا ہے کہ وہ اپنی inquiry کو مکمل کرے کیونکہ آج جو اخبارات میں statements شائع ہوئی ہیں یا جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان سے یہ بات سامنے نہیں آتی کہ یہ inquiry کب تک اپنی findings دے گی۔ وہ ایسے لگتا ہے کہ وہ ایک open ended inquiry ہے جو چلتی رہے گی اور مسئلے کو اسی inquiry کے اندر دفن کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس House کا استحقاق ہے، اس کا یہ right ہے کہ اس کو ان تمام چیزوں سے آگاہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! دو سوالات کا اس میں اضافہ کر لیا جائے۔ میں تقریر نہیں کروں گا۔ پہلا یہ کہ اس سے پہلے جو inquiry ہوئی تھی، اس کی report آئی ہے یا نہیں۔ اگر آئی ہے تو وہ کیا ہے اور اس کے بارے میں کیا اقدامات کیے گئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ بات جو کہی گئی ہے کہ intelligence failure اس میں سب سے اہم پہلو ہے۔ خاص طور پر کہا گیا ہے کہ جن افراد نے grenade پھینکے ہیں وہ سپاہیوں کی وردی میں آئے تھے اور آ کر building پر چڑھے ہیں اور وہاں سے انہوں نے یہ کام کیا ہے۔ تو Intelligence Agency کا اس پورے معاملے میں کیا کردار رہا ہے۔اس میں ان دو سوالات کا اضافہ کر لیں

جناب چیئرمین: جی کامران صاحب۔ رضا محمد رضا صاحب آپ ایک منٹ بیٹھیں کامران کے بعد میں آتا ہوں آپ کے پاس۔ کامران پہلے کھڑے ہوئے ہیں ان کو ذرا سن لیں۔ رضا صاحب آپ تشریف رکھیں کامران کو بول لینے دیں پھر میں آپ کے پاس آتا ہوں۔ آپ کو بھی موقع دیتا ہوں۔ آپ سوال کو repeat نہ کریں۔

جناب کامران مرتضیٰ: میں repeat نہیں کر رہا .in addition sir کہ پہلے دن جب

ہمیں بتلایا گیا کہ جو حملہ آور زخمی حالت میں پکڑا گیا اس کا تعلق کسی اور صوبے سے تھا، بلوچستان سے نہیں تھا۔ آج اخبار میں تسنیم نورانی صاحب سیکرٹری داخلہ کا statement آیا ہے کہ کوئی مقامی انتہا پسند تنظیم اس میں ملوث ہے ۔یہ confusion جان بوجھ کر create کر رہے ہیں۔ واقعہ سے چند دن پہلے امریکن سفیر وہاں گئی ہے اور اس وقت ایرانی Vice Presidentنے یہاں آنا تھا اس کا دورہ due تھا، یہ سب کچھ interlinked ہے اور جان بوجھ کر Government اس میں confusion پیدا کر رہی ہے ۔

جناب والا! دوسری بات ، اس سے کچھ دن پہلے لورالائی کا واقعہ ہو چکا تھا اس پر statement بھی اس ایوان میں دیا گیا مگر معذرت کے ساتھ وہ غلط statement دیا گیا ۔ ہمیں یہ بتایا گیا کہ آپریشن جاری ہے ۔ آج کتنے روز ہو گئے ہیں اس آپریشن کا کچھ پتا نہیں ہے ۔ جناب !بارہ لوگ جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں ان کے بارے میں ہمیں کچھ معلومات نہیں دی جا رہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ وزیرداخلہ صاحب موجود ہیں۔ تو میں درخواست کروں گا کہ ان دونوں واقعات کے بارے میں کچھ فرما دیں ۔

جناب چیئرمین : میں Minister صاحب کے بارے میں یہ کہوں گا کہ last session ہمارا بدھ کو ہوا تھا ۔ کل session نہیں تھا ۔ کل Minister صاحب نے خود مجھے فون کیا تھا کہ میں جمعہ کو آ کر اس پر statement دوں گا ۔ تو he had taken the initiative, I must put that on record. جی رضا صاحب میں آتا ہوں آپ کی طرف۔مہربانی کرکے زیادہ سوال نہ اٹھائیں تاکہ آگے بھی چلیں ۔پھر وہی repeat ہوگا I think party leaders بول چکے ہیں تو that is enough. ۔جی رضا صاحب۔

جناب رضا محمد رضا: ہمارے وزیر داخلہ صاحب مدت کے بعد آئے ہیں ۔ کوئٹہ کے جو خونی واقعات ہوئے ہیں اس ایوان کو یہ بتایا جائے کہ اس میں مجموعی طور پر کتنی casualties ہوئی ہیں ، کتنے لوگ لقمہ اجل بنے ہیں ، کتنے زخمی ہوئے ہیں ۔ ہماری معلومات کے مطابق تو آدھا کوئٹہ شہر جلا دیا گیا ہے ۔ پرامن شہریوں کا اربوں روپے کا مال لوٹا گیا ہے تو یہ بتایا جائے کہ کتنا نقصان ہوا ہے ، کتنا جانی اورمالی نقصان ہوا ہے اور ان کا ازالہ کرنے کے لئے حکومت کی کیا

حکمت عملی ہے ؛ اور یہ جو مجرمین ہیں ان کی کوئی نشاندہی بھی ہے۔ ان کی گرفت میں کوئی ایسی معلومات ہیں جن کی بناء پر یہ بتایا جاسکے کہ حکومت آئندہ ایسے اقدامات کے محرکات کا قلع قمع کرسکے گی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے۔ میرا خیال ہے اب سارے سوال ہو گئے ہیں۔ ایسے موقع پر Parliamentary Leaders اگر convey کردیں تو اس کو محدود رکھنا چاہیے۔ بہرحال آپ بول لیں۔ لیکن آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ جی۔

ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ وزیر صاحب کا تو شکریہ کہ وہ آج آئے ہیں۔ ویسے ہیں تو داخلہ، ہمیشہ خارج رہتے ہیں۔ یہ ہمیں سمجھ میں نہیں آیا۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ بلوچستان میں اس قسم کا یہ تیسرا واقعہ ہے۔ ایک اہم امریکی شخصیت پہلے دورہ کرتی ہے اس کے بعد ایک مسئلہ ہوجاتا ہے۔ حال ہی میں براستہ جیکب آباد، میری اطلاع کے مطابق سبی تک دورہ ہوا ہے۔ اس کے بعد یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اگر وزیر صاحب کے علم میں ہے تو مہربانی کرکے اس کی بھی وہ وضاحت کردیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی شکریہ۔ تشریف رکھیئے۔ خورشید صاحب نے یہ point raise کیا ہے۔ جی۔

جناب رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ: میں اس میں ایک سوال کا اضافہ کرتے ہوئے عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین: اچھا بولیں۔

جناب رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ: میں ایک question endorse کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ Intelligence Agencies کا جو جم غفیر ہم نے پالا ہوا ہے یہ کس مرض کی دوا ہیں۔ صدر صاحب پر بھی حملہ ہوا تھا۔ اس کے کردار پر بھی روشنی ڈالیں گے۔

جناب چیئرمین: خورشید صاحب نے یہ raise کیا ہے اب آپ Interior Minister

صاحب کو موقع دیں تا کہ وہ جواب دے سکیں .Minister for Interior

مخدوم سید فیصل صالح حیات: جناب چیئرمین! ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ پہلے تو میں آپ کو یہ بتاؤں کہ جس دن یہ واقعہ ہوا، میرا آپ کے ساتھ بڑا detailed interaction رہا ہے اور میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ specifically اس دن میں یہاں چند مجبوریوں کی وجہ سے نہ آسکوں گا اور government کی طرف سے ایک statement یہاں دی جائے گی اور وہ statement ہمارے Information Minister صاحب نے on behalf of government دی تھی ۔مجھے ذاتی طور پر بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میرے دوست میری کمی اتنی محسوس کرتے ہیں کہ آج یہاں مجھے اتنی شفقت سے یاد کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں واحد ایسا وزیر ہوں کہ جس کے بہت کم بیرون ملک دورے ہوتے ہیں ۔اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو ریکارڈ پیش کرسکتا ہوں۔اس لئے یہ بات نہیں کہ میں یہاں پر نہیں آتا ۔ یہ بڑا معزز ایوان ہے ۔ میری اٹھائیس سالہ جدوجہد سیاست میں رہی ہے ' جمہوریت کے ساتھ رہی ہے اور اس جمہوری ایوان کی قدر میرے دل میں کسی دوسرے سے کم نہیں ہے۔

جناب والا! یہ ایک بڑا serious issue ہے اور اس serious issue کے حوالے سے جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا کہ یہاں پر political point scoring کی جو بات ہے میں پہلے عرض کروں گا وہ نہیں کرنی چاہیے۔ Serious issue ہے اس کو اسی سنجیدگی کے ساتھ لینا چاہیے۔ جناب! آپ کو یاد ہو گا کہ کچھ عرصہ پہلے یہاں floor of the House پر میں نے اپنے تمام دوستوں' divide کے اس طرف بھی اور اس طرف بھی' یہ عرض کیا تھا۔ آپ مجھے بتائیں' اگر آپ ہمیں تجاویز دینا چاہتے ہیں تو دیں۔ آپ کی خاص perceptions ہیں' میں ان پر debate نہیں کرتا لیکن اگر حکومت کو ان concerns ان perceptions کے متعلق address کرنا چاہیے تو ہمیں بتائیں۔

جناب! بدقسمتی سے تقریریں تو ہوتی ہیں لیکن آج تک substantively مجھے کسی

دوست نے آ کر یہ نہیں کہا کہ law and order کو بہتر کرنے کے لیے specifically یہ کریں یا فرنٹیئر، پنجاب، بلوچستان، سندھ، فاٹا اور Northern Areas میں یہ مسائل ہیں، آپ ان کو اس طریقے سے حل کریں۔ تقریریں کریں، ان کا حق بنتا ہے، یہاں پر debate کریں لیکن اگر یہ ان چیزوں کو seriously address کرنا چاہتے ہیں and they generally feel اور ہم نہیں کہتے کہ ہم کوئی فرشتے ہیں، ہمیں ان کی آراء کی بڑی قدر ہو گی۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے حالات ٹھیک ہوں گے تو ہمیں اپنی آراء دیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرف بیٹھے ہوئے دوست بھی اتنے ہی حب الوطن ہیں جتنے کہ ہم ہیں۔ حب الوطنی میں کسی کو کسی قسم کا شک نہیں ہونا چاہیے۔میں welcome کرونگا اگر وہ کسی بھی issue پر اپنی آراء مجھے ذاتی طور پر یا حکومت کے کسی بھی ادارے کو مستفید کرنا پسند فرمائیں۔

جناب! government کی طرف سے statement تو اس دن یہاں پیش کر دی گئی تھی۔ کوئٹہ کی صورتحال پر، وہاں جو واقعہ رونما ہوا ہے، اس پر انتہائی افسوس، انتہائی دکھ ہے۔ کوئی مسلمان تو کیا جناب، کوئی بھی انسان اس واقعے کی مذمت کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ This is an act against civilised humanity. صرف یہ کہنا کہ یہ کسی sect کے متعلق ہے، ایک sect کے متعلق نہیں ہے، it is an act against civilised humanity. اور جتنا زیادہ اس کو condemn کیا جائے گا اتنی اس میں کمی ہو گی۔

میرے honourable colleagues نے اس طرف سے بہت سے سوالات کیے وہ to the specific occurrence of incident سے relate کرتے ہیں۔ جو incident ہوا specifics پر انہوں نے focus کیا ہے، اس پر zealously بات کی ہے۔ جناب! میں یہاں پر one man enquiry committee یا enquiry team نہیں ہوں۔ بلوچستان کی حکومت نے ایک high level judicial committee constitute کی ہے جو High Court کے ایک senior Judge پر مشتمل ہے اور میرے نزدیک جب تک وہ کمیٹی اور جج صاحب اپنی investigation کو، report کو file نہیں کرتے، میں اس position میں نہیں ہوں کہ کسی فرد یا ادارے کو موردالزام ٹھہراؤں کہ یہ ان کی کوتاہی تھی یا غلطی تھی۔

ہمیں بہت سی reports ملی ہیں اور آپ دیکھیں ہر پندرہ منٹ کے بعد electronic

media پر ایک نئی breaking news آتی ہے۔ اکثر ایسی breaking news آتی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اگر ہم ان breaking news پر یا ان press reports پر چلیں، یہ تو unending phenomenon ہے۔ حکومت نے جو آزاد پریس، آزاد electronic media کی پالیسی بنائی ہے، اس سے ایک race شروع ہے، زیادہ سے زیادہ readership, cliental, audiance attract کرنے کے لحاظ سے۔ اس حوالے سے پریس اور electronic media وہ report کرتا رہے گا لیکن حقیقت سے ان کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب یہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ 35 سے 37 افراد جو وہاں پر شہید ہوئے، جاں بحق ہوئے، وہ پولیس کی فائرنگ سے مارے گئے۔ آپ یہ بتائیے کہ ایسی کوئی صورتحال کسی کے سامنے آئی ہے۔ In your wildest of the wildest imagination میں بھی اگر آپ تصور کرنا چاہیں تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ کن تصورات کے بل بوتے پر آپ یہ بات کریں گے کہ 35 سے 37 افراد پولیس کی گولیوں کا نشانہ بنے۔ یہ رپورٹیں کہاں سے آتی ہیں؟ یقیناً جب ایسی خبریں آتی ہیں تو وہ ایسے لوگ قطعاً نہیں دیتے۔ جو ملک میں law and order کے حوالے سے ہمارے مفادات ہیں، ان کا صحیح تحفظ کرنے کی وہ بھی بات بھی کرتے ہیں۔ جناب it istotally wrong کہ وہاں پر پولیس کی فائرنگ سے اموات ہوئی ہیں۔

جناب! کوئٹہ میں ایک incident ہوا۔ ایسے واقعات جب بھی ہوتے ہیں تو وہاں پر لامحالہ panic create ہوتا ہے، chaos پیدا ہو جاتا ہے۔ اب وہاں پر جو law enforcing agencies ہیں، آج میں آپ کو یہ on the floor of the House کہوں گا کہ law enforcing agencies پر بہت زیادہ pressure تھا کہ جب ہر طرف سے فائرنگ اور cross firing شروع ہوگئی تو جس طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ اور وہ بھی وہاں فائرنگ کرنی شروع کردیتے تو جناب چیئرمین: جو اموات آج آپ کے سامنے ہیں، یہ اعداد و شمار آپ کے سامنے بہت زیادہ ہوتے، figure multiple کر دیا ہوتا۔ انہوں نے انتہائی restraint کیا۔

اب جناب! یہاں پوچھا گیا کہ ہم نے وہاں کیا حکمت عملی بنائی تھی اور کیا حکمت عملی اپنائی گئی؟ ملک بھر میں ہم نے کوشش کی ہے کہ within the available resources ہم ہر علاقے کو ایک security cover provide کریں۔ جو زیادہ sensitive اور حساس علاقے

ہیں، وہاں پر اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ ان کی security کو زیادہ beef up کیا جائے اور زیادہ facilities provide کی جائیں تاکہ کل کو جب کوئی ایسا واقعہ پیش آئے تو ہمارے پاس اسے address کرنے کے لئے manpower اور resources دستیاب ہوں۔

جناب! جہاں تک کوئٹہ کے اس واقعہ کا تعلق ہے، اس دن کوئٹہ میں کوئی ایک جلوس نہیں نکل رہا تھا۔ بلکہ اس دن کوئٹہ میں بہت سارے جلوس تھے۔ اس لئے پولیس، فرنٹیئر کانسٹیبلری اور فرنٹیئر کور، ان تینوں اداروں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہاں پر order maintain رکھیں اور ان جلوسوں کو facilitate کریں۔ یہ پورے کوئٹہ شہر میں spread out تھے۔ اس واقعہ کی جو ابتدائی رپورٹس ہمیں ملی ہیں۔ ایک خودکش حملہ وہاں پر کیا گیا۔ اس سے پہلے کہ میں اس incident پر مزید کہوں، میں آپ کی اور پورے ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اکیسویں صدی میں دہشتگردی کی جو wave چل نکلی ہے ہم اس میں نئے زاویئے، نئے events دیکھ رہے ہیں جو ماضی میں کم از کم اس خطے میں نظر نہیں آتے تھے۔ اس میں ایک suicide novelty ہے which is unique to our security environment. باہر کی دنیا اور regions میں یہ ہوتے رہتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں یہ سلسلہ پہلی دفعہ شروع ہوا ہے۔ اس کی وجہ میں بہت دفعہ بیان کرچکا ہوں۔ ہمارے حکومتی senior officials i.e President, Prime Minister بھی اس بارے میں بیان کرچکے ہیں۔

جناب! دنیا میں ایسے ممالک ہیں، میں نام نہیں لوں گا، جو ارب ہا ڈالر اپنی سیکورٹی پر خرچ کرتے ہیں، صرف جس ایک نکتے کو میں نے بیان کیا، اس کو prevent کرنے کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان ممالک میں خودکش حملے جاری ہیں جبکہ ہمارے پاس ان کے مقابلے میں وسائل کی کمی ہے۔ لیکن اس کے باوجود حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جو بھی آپ کے اس system میں security کے حوالے سے نقائص ہوں، کمی ہو، loopholes ہوں، ان کو ہر طریقے سے پورا کرنے کی کوشش کرے۔ ہم نے اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کی۔ یہ بات تھوڑی سی digress ہو جائے گی لیکن جناب جس واقعے کا آج ہم ذکر کر رہے ہیں اس کے ساتھ اس کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ یہ واقعات کیوں ہو رہے ہیں؟ کیونکہ پاکستان آج extremism, terrorism, obscurism اور sectarianism کے خلاف

جنگ پر عمل پیرا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری جو جنگ ہے یا یہ جو operation چل رہے ہیں۔ یہ صرف حکومت کی جنگ نہیں ہے۔ یہ پاکستان کے ان تمام محب وطن لوگوں کی جنگ ہے جوکہ اس ملک میں پرامن معاشرے کے قیام کو یقینی بنانا چاہتے ہیں۔ یہ جنگ اپنے منطقی انجام تک آگے چل رہی ہے۔

جناب! جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ اپنے logical conclusion تک پہنچ گئی اور انشاء اللہ پہنچے گی اور ان کی اپنی self serving ideology and philosophy جو ہے اس کو وہ سب سے بڑا threat ہوگا۔ میں اس میں نہیں جاؤں گا۔ وہ ان کے لئے آج do or die کا مقام بن چکا ہے۔ اس لئے یہ اقدامات ایسے misguided, desperate elements جو ہیں وہ کر رہے ہیں۔ ہم نے ایسے لوگوں کو روکنا ہے۔ ایسے elements کو روکنا ہے اور ایسے ادارے ہیں جوکہ ان کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ ہم نے ان کے خلاف عمل پیرا ہونا ہے اور ہم کر رہے ہیں۔ اس میں یقیناً پاکستان کی عوام اور میں پھر کہوں گا کہ ہمارے تمام دوست چاہے وہ اپوزیشن کے ہوں، چاہے کسی دوسری political divide سے ہوں پاکستان کا جہاں تک اپنے مفادات کا تعلق ہے اس پر وہ کسی قسم کا compromise کرنے کا کبھی سوچ نہیں سکتے ہیں۔ اور وہ اس operation میں، اس crusade میں یقیناً ہمارے ساتھ شانہ بشانہ ہوکر لڑیں گے۔ جناب! یہ کوئٹہ کا incident بھی اسی کا شاخسانہ ہے۔ دو آدمیوں نے وہاں پر خودکش حملے کئے ہیں۔ یقیناً بھگدڑ مچ گئی۔ وہاں پر ایک crisis بن گیا۔ وہاں پر آپس میں firing کا تبادلہ ہوا۔ procession میں کچھ لوگ موجود تھے جنہوں نے firing شروع کر دی جس سے یہ unfortunate واقعہ ہوا جس سے ۴۴ افراد ہلاک ہوئے۔ اس دن Information Minister نے ۴۳ کا figure دیا تھا۔ میں اب بھی یہ نہیں کہتا کہ یہ حتمی figure ہے۔ کل کوئٹہ میں جو جنازے پڑھائے گئے۔ جو burials کی گئیں۔ وہ ۳۸ تھیں۔ کچھ unclaimed bodies وہاں پر پڑی ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں وہاں پر جو local انتظامیہ ہے اور جو ناظمین ہیں اور اس community کے جو elders ہیں، ان کو ہم نے اکٹھا کیا ہوا ہے کہ کم از کم جنازوں کی جو صورتحال ہے اس کو خوش اسلوبی سے اور آپس میں باہمی رضامندی کے ساتھ طے کرسکیں۔ کچھ لوگ ہسپتالوں میں ابھی تک ہیں۔ کئی ڈیڑھ سو کے لگ بھگ زخمی ہیں۔ ان میں کچھ شدید زخمی

بھی ہیں۔ اس لئے اس وقت یہ جو figure ہیں اس کو حتمی بتانا شاید premature ہو گا لیکن یہ اس وقت کی صورتحال ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

میں نے آپ کو عرض کیا کہ ہم نے strategy بنائی تھی اور ہم نے پورے ملک میں بنائی تھی۔ دیکھیں محرم کا مہینہ وہ ہے جہاں پر مذہبی جذبات' sensitives جو ہیں وہ خاصے hightened ہوتے ہیں۔ کوئٹہ کا اس حوالے سے خاص طور پر ایک background بھی ہے کیونکہ وہاں پر اس سے پہلے بھی دو واقعات ہو چکے ہیں۔ ان کی inquiries کے بارے میں بھی میں عرض کروں گا۔ اس لئے ہم نے کوشش کی تھی کہ کوئٹہ میں جو زیادہ حساس مقامات ہیں وہاں پر زیادہ security forces کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ اس کے لئے ایک standard ایک SOP بھی بنا ہوا ہے جو کہ پورے ملک میں لاگو ہوتا ہے۔ ہم نے وہاں پر وہ provide کئے ہوئے تھے۔

میں نے عرض کیا ہے کہ خودکش حملے ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق ہمیں نئی سمت سے strategy بنانا پڑے گی۔ apart from that جو میں نے آپ کی خدمت میں پہلے عرض کیا ہے، ہم نے interrogation کے متعلق focus کیا ہوا ہے' ان سے ہٹ کر دیگر پہلوؤں کو دیکھا جا رہا ہے۔ ہمارے law enforcement اور security کے جو ادارے ہیں' انہوں نے اس حوالے سے کافی کام کر لیا ہے۔

جناب والا! ماضی میں دو واقعات ہوئے ہیں' ان کی reports آ چکی ہیں۔ ان کی enquiries بلوچستان گورنمنٹ نے کی تھی' اس لئے انہوں نے ان enquiries کی reports لے لی ہیں۔ یہ reports تیار ہیں۔ میں نے ان سے اس سلسلے میں بات کی ہے۔ ہمیں جب وہ reports بھجوائیں گے' اس وقت اگر آپ چاہیں گے تو انہیں ایوان میں بھی پیش کر دوں گا۔ اس حوالے سے ہمیں کچھ بڑے اہم شواہد ملے ہیں۔ کچھ بڑی اہم پیش رفت بھی ہوئی ہے۔ میں انتہائی ادب کے ساتھ آپ کی خدمات میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں قطعاً کسی کی' کسی قسم کی دل آزاری والی بات نہیں ہے' اس میں کسی قسم کا House کا privilege مجروح کرنے کی بات نہیں ہے۔ جب ہم ایک incident کی بات کرتے ہیں' جیسے یہ واقعہ ہوا ہے یا ماضی میں ہوتے ہیں۔ اس واقعات کے محرکات جاننے کے لئے ہمارے اراکین اور media کو بہت جلدی ہوتی ہے کہ ہمیں فوری طور پر بتایا جائے کہ جو فلاں آدمی پکڑا گیا ہے' یہ کون ہے؛ پنجاب سے

ہے ' امریکہ سے ہے' افریقہ سے ہے یا Frontier سے ہے' اس بارے میں ہمیں بتایا جائے۔ وہ یہ محسوس نہیں کرتے کہ اگر ہم اس کی identity فوری طور پر reveal کر دیں تو ہمارا investigation process جسے آگے چلنا ہے' اسے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر ہمیں کوئی clue ملتا ہے تو اس ایک important clue سے ہمیں دو' چار' پانچ' دس' بیس مزید clues ملتے ہیں' linkages ملتے ہیں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہمارا enquiry process compromise ہو جائے گا۔ اس بارے میں کبھی کسی نے غور نہیں کیا۔ میں اپنے media کے دوستوں کو بارہا request کر چکا ہوں کہ آپ براہ کرم ایسے حساس اور sensitive issues پر ایک دوسرے سے بازی لینے کی کوشش میں غلط facts and figures نہ بتانا شروع کر دیں۔ جناب والا! ماضی میں ایسا ہوا ہے کہ ہماری enquiries compromise ہو گئی ہیں۔ ہم نے کئی لوگوں کو پکڑا ہے۔ اگلے دن تو کیا بلکہ ایک گھنٹے کے بعد ان کی identity media پر آگئی اور ان لوگوں کے ذریعہ جن لوگوں تک ہم نے پہنچنا تھا' وہ پہلے forward ہو گئے اور ہماری enquiry کا process اتنا ہی مشکل اور difficult ہوتا چلا گیا۔ یہ بہت important چیز ہے۔ we should not try to jump to the conclusion in a haste. آپ کو اس میں تھوڑا سا tolerance اور صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اسی حوالے سے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ماضی میں کوئٹہ میں جو دو واقعات ہوئے ہیں۔ میں عنقریب ہی' زیادہ دیر کی بات نہیں کرتا' ان کے بارے میں مثبت خبر دوں گا' جو enquiry کی out come ہے' اس کے نتیجے میں ہم نے actions لئے ہیں' وہ میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ ان actions کے ذریعہ ہم نے ملک کو بہت سارے further incidents کے رونما ہونے سے بچا لیا ہے۔ خدانخواستہ اگر ہم یہ actions نہ لیتے تو شاید یہ واقعات ملک کے مختلف حصوں میں رونما ہو سکتے تھے۔ جناب والا! کہتے ہیں کہ ایسے واقعات کا رونما ہونا ہماری intelligence agencies کی failure ہے' ایسا نہیں ہے بلکہ ہم جن متوقع incidents سے بچے ہیں' یہ ہماری انہی intelligence agencies کی وجہ سے ہوا ہے۔ ہم نے ایسے لوگوں کو flush out کیا ہے۔ ہم نے ان cells کو' چاہے یہ sleeper cells ہوں یا active cells ہوں' neutralize بھی کیا ہے۔

جناب والا! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے جو میرے ایک honourable

colleague نے "American report on custodial killings" کے متعلق کی ہے ۔ پاکستان ایک خودمختار ملک ہے ۔ ہمیں کسی ملک سے N.O.C نہیں چاہیے ۔ ہمیں کسی کا clearance certificate نہیں چاہیے کہ ہم اپنے system پر کسی ملک کو as judge بٹھائیں ۔ میں یہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن ماضی میں میرے ان ہی colleagues نے، جب ان کے پاس ایک ذمہ داری تھی، ایسے جب باہر کی reports آتی تھیں، floor of the House پر، انہوں نے انہی reports کو ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ یہ کہہ کر رد کیا کہ باہر کے کسی ملک کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ پاکستان کے کسی ادارے پر یا پاکستان کے کسی system پر کوئی بھی ایسی report پیش کرے ۔ کسی ایسی رپورٹ کو نہ ہم accept کرتے ہیں and we dismiss all such reports حقیقت میں جتنی سیاسی آزادی ملک میں آج ہے، پاکستان کی تاریخ میں آج تک اتنی سیاسی آزادی کسی حکومت نے فراہم نہیں کی۔ آپ دیکھیے، آج سر عام پاکستان کے اونچے سے اونچے official کو کس انداز میں برا بھلا کہا جاتا ہے۔ صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب سے لیکر نیچے تک، اس کے باوجود بردباری کے ساتھ، tolerance کے ساتھ، حوصلے کے ساتھ، برداشت کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ماضی میں ایسے واقعات ہوتے تھے تو ایک second لگتا تھا چھوٹے چھوٹے پرچے اور cases بنانے کے حوالے سے، میں ماضی میں نہیں جانا چاہتا، لیکن یہ ایک حقیقت ہے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ہمیں بے جا credit دیں، لیکن جہاں پر credit due ہے ۔ kindly! اگر آپ credit نہیں دینا چاہتے نہ دیں لیکن کم از کم اس کی نفی بھی نہ کریں۔ جناب! میری آپ سے یہ گزارش ہو گی۔

میرے نزدیک انہوں نے جو points raise کیے ہیں۔ جناب اگر یہ مزید بھی کوئی point raise کرنا چاہتے ہیں ۔ میں finally آپ کو عرض کروں گا کہ جہاں تک inquiry کا تعلق ہے، ایک Senior Judge کو inquiry officer مقرر کیا گیا ہے ۔ میں نے آج بلوچستان گورنمنٹ سے بات کی تھی انہوں نے as such کوئی time frame نہیں دیا کیونکہ ہائیکورٹ کے وہ Senior Judge ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ان کو as such time frame دینا مناسب نہیں تھا لیکن through the Chief Justice of High Court ان کو اس چیز کا پابند بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کم سے کم time لیں shortest possible time frame میں

inquiry کو مکمل کریں اور جتنے بھی لوگ اس میں ملوث پائے گئے ' ادارے ملوث پائے گئے ' ان کی نشاندہی وہ inquiry committee کرے گی اور اس inquiry committee کی report جس وقت آئے گی میں انشاء اللہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں جلد ہی آئے گی ۔ وہ میں House کے سامنے پیش کر دوں گا ' thank you very much

جناب چیئر مین: لور الائی کی bus کی hijacking کا ایک point raise ہوا تھا۔

مخدوم سید فیصل صالح حیات: لور الائی کی bus کی hijacking کے حوالے سے عرض کروں گا کہ عاشورہ سے پہلے یہ واقعہ ہوا۔ اس حوالے سے فوری طور پر ہم نے جو action لیا تھا کہ political administration نے وہاں پر ان لوگوں کی نشاندہی کی ۔ ایک جو مبینہ kidnapper تھا' اس فائرنگ میں مارا گیا ۔ابھی تک یہ پوری طرح establish نہیں ہوا یہ but initial report ہے ۔ وہاں پر ہم نے .F.C کو بڑی تعداد میں بھجوایا ' اس نے اس علاقے کو encircle کیا ہوا ہے اب وہاں پر مذاکرات چل رہے ہیں ۔ ہم نے وہاں کے جو local tribal elders ہیں ان کو بھی اس میں involve کیا ہوا ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ action کرنے کو ہم کل وہاں پر action کر سکتے ہیں but action is not a solution جو لوگ kidnappes ہیں ان کی اپنی security ان کی جانوں کا تحفظ کرنا is our prime responsibility وہاں پر جو کچھ بھی strategy بنائی گئی ہے جو کچھ بھی وہاں action لیا جانا ہے وہ اس بنیادی نکتے کو سامنے رکھ کر لیا جانا ہے کہ جو لوگ اغواء کیے گئے ہیں ان کو ہم کس طرح secure کر سکیں ۔ اس لیے ہم نے کوئی جلد بازی نہیں کی ۔ جیسے میں نے عرض کیا ہم نے وہاں کے جو leoal لوگ ہیں۔ ان کو involve کیا ہوا ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ مسئلہ بھی خوش اسلوبی سے ' جلد حل کر لیا جائے گا۔

میرے ایک اور معزز رکن نے امریکی سفیر کے متعلق بات کی۔میں عرض کروں گا کہ ایسی باتیں کرنے سے ان کو کیا ملے گا۔ امریکن سفیر اس دن جیکب آباد میں گئی ہیں وہ ایک NGO کا project تھا اسی طرح کا project تھا ' جہاں انہوں نے پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ جا کر----

جناب چیئرمین: خوشحالی بنک کا۔

مخدوم سید فیصل صالح حیات۔ جی جناب 'ان کے ساتھ جا کر وہ شامل ہوئی ہیں ۔ اس کا ان واقعات کے ساتھ کیا تعلق ہے ۔تو خواہ مخواہ linkages بنانے ' خواہ مخواہ ایک ایسی چیز کو جو کہ non-existent ہے۔ آپ اس کو raise کرکے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ براہ کرم ' برائے مہربانی آپ ایسی باتوں سے اجتناب کریں ۔ ایک serious issue ہے اور میں آج بھی اپنے اپوزیشن کے معزز اراکین اور دوستوں کو ایک بار پھر offer کروں گا۔ہم تو اپنی جگہ جتنا ہو سکتا ہے وہ کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ' اگر ان کے پاس ہماری security کو مزید بہتر کرنے کے لیے کوئی مثبت تجاویز ہیں ' تو لے کر آئیں ۔ جناب ! ہم بڑے کھلے دل کے ساتھ ان کی جو تجاویز ہیں ان کو سننے کو تیار ہیں۔شکریہ۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے اب statement ہو گئی ہے' اس پر اگر زیادہ discussion کرنی ہے تو اس کے اور طریقے ہیں ۔ Let's get on with the business of the House کیونکہ جو points raise کئے گئے' ان میں اگر کوئی رہ گیا ہو تو آپ پوچھ لیں' مگر نئے points اب نہ لائیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین ! وہاں پر صورتحال انتہائی گھمبیر ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو یہ خود کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: وزیر داخلہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے تو ہمارا دل ویسے ہی ڈوب رہا ہے۔ I think وہ تو اپنے ہتھیار ڈال چکے ہیں' انہوں نے defeated tendency والی تقریر کی ہے' میرا تو دل اور ڈوب رہا ہے کہ اگر وزیر داخلہ صاحب کی یہ حالت ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن والے مجھے آ کر بتائیں کہ میں نے کیا کرنا ہے تو یہ کیسے سب کچھ control کر سکتے ہیں۔ جناب! Law and Order کا total collapse ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا ہے کہ وہ suggest کر رہے ہیں اگر آپ بھی suggestion دینا چاہیں تو دیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب میری عرض سنیں' جو آج وزیر داخلہ صاحب نے تقریر

کی ہے، مجھے تو بڑی خوفناک صورت نظر آرہی ہے کہ یہ حکومت totally ہتھیار ڈال چکی ہے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ کسی اور aspect پر discussion کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے move کریں، اس کے طریقے ہیں، یہ جو statement تھی up date ہوگئی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب ! آپ law and order پر بحث کے لئے وقت رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سنیں، Leader of the House کو بھی سن لیں۔

مسز گلشن سعید: یہ اپنی سیاست چمکانے کے لئے ہر وقت مداخلت کرتے ہیں، یہ ان کا بڑا پن ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ آپ suggestions دیں۔ ہمارے وزیر داخلہ صاحب نے اتنے انتظامات کئے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی suggestions ہیں تو دیں۔ یہ کہتے ہیں کہ حکومت ناکام ہو گئی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مہربانی کر کے تشریف رکھیئے، گلشن سعید صاحبہ تشریف رکھیں، آپ ہی کے Leader of the House ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: گلشن سعید صاحبہ آپ ہی کے پارٹی کے Leader of the House ہیں، تشریف رکھیئے۔ No cross talk please. بلیدی صاحب آپ بھی تشریف رکھیئے، گلشن سعید صاحبہ آپ بھی تشریف رکھیں، Leader of the House صاحب آپ ہی کی پارٹی کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ مہربانی کر کے تشریف رکھیئے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب آپ تشریف رکھیں تو وہ بھی بیٹھ جائیں گی۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے تشریف رکھیئے۔

مسز گلشن سعید: یہ وہ لوگ ہیں جو باہر کھڑے ہو کر پاکستان توڑنے کی باتیں

کرتے ہیں، پنجاب اور پنجابیوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ بلوچستان میں جو کچھ ہوا سب سے زیادہ ہمیں دکھ ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے۔ جی وسیم سجاد صاحب۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! میں آپ کی توجہ Rule 238 کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ میرے فاضل دوست ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ rules کا احترام کیا جائے اور میں ان کے ساتھ مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ Rule 238 یہ کہتا ہے:۔

" A statement may be made by Minister on a matter of public importance with the consent of the Chairman but no question shall be asked nor discussion take place thereon at the time the statement is made.

Mr. Chairman: That's what my point was also, there is another option

بے شک move کریں۔

Mr. Wasim Sajjad: If the procedure of the House is respected because otherwise we will not be able to get any work done and now that we have more work coming into the House; it is more important that we allocate time, proportionate to the importance of matter before the House and not get engaged in debate which is against the rules.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں بلیدی صاحب ایک statement ہو گئی ہے آپ کے پاس دوسرے ذرائع موجود ہیں اس سے آپ اپنا نقطہ نظر پیش کریں، اسے دیکھا جائے گا۔ اس طرح تو پھر کام ہی نہیں ہو گا۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: آپ کی party سے جتنے ارکان ہیں انہیں کوئٹہ میں بلائیں،

ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ ایجنسیوں کو بٹھائیں، اس میں سرکاری ایجنسیاں ملوث ہیں، پولیس کا I.G اور سرکاری ایجنسیاں اس میں مکمل طور پر involved ہیں۔ ہمیں اور ان کو آمنے سامنے بٹھایا جائے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے اپ کو دعوت دی ہے، آپ جا کر ان سے ملیے، تجاویز دیں۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: گزشتہ سال سات آدمی سے زیادہ شہید ہوئے ہیں۔ جناب! اس پر کیا action لیا، اس سال دوبارہ پچاس آدمی مروا دیے۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب آپ تشریف رکھیے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہ تاریخ مقرر کریں، وہاں میٹنگ بلائیں۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب تشریف رکھیے یہ ہاؤس کیسے چلے گا۔ انہوں نے جو statement دی ہے اسے rules کے حساب سے چلنے دیں۔ آپ نے اگر کچھ اور discussion کے لئے کہنا ہے تو move کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب تشریف رکھیے، آپ نے جو points raise کئے ہیں وہ انہوں نے بتائے ہیں، اب اس طرح آگے کیسے کام چلے گا۔ آپ کے پاس جو ذرائع موجود ہیں اس کے تحت move کریں۔ ابراہیم صاحب آپ بھی تشریف رکھیے۔ I think you raised some questions they have been answered. اس طرح there is no more discussion on it. جی رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: The honourable Minister made two references to my observation. Therefore, I would just like to be very brief.

Mr. Chairman: But we cannot discuss on it

Mian Raza Rabbani: Its not a discussion, its a matter of keeping the records straight.

Mr. Chairman: Please be very brief.

Mian Raza Rabbani: Yes. I will be very brief. I would just like to say that it is nice to see Mr. Wasim Sajjad who is now leaving the House.

Mr. Chairman: He is coming back.

Mian Raza Rabbani: To remind us of the rules, particularly

جب ایک اتنا اہم مسئلہ سامنے آیا ہو اور وہ سمجھتے ہیں کہ جنرل مشرف صاحب کی تقریر پر discussion اگر کوئٹہ کے carnage سے زیادہ important ہے تو پھر یہ ان کی priority ہو سکتی ہے۔ بہرحال اس ہاؤس اور اپوزیشن کی وہ priority نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! دو باتیں فاضل وزیر صاحب نے کہی تھیں، میں ان کے بارے میں آپ کے سامنے -------

(مداخلت)

جناب وسیم سجاد: جناب پھر ان کا جواب ہو گا اور پھر جواب ہو گا، پھر وہاں سے کوئی بولے گا۔ پھر یہ کیسے-----

Mian Raza Rabbani: You have given me the floor. Please ask the Leader of the House to observe the rules.

خود rules obey کر نہیں رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ rules observe کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بس مختصر رکھیے، آپ اپنے points continue کریں۔

میاں رضا ربانی: جناب میں مختصر رکھ رہا تھا، شاید انہیں ابھی سپریم کورٹ جانا ہو تو انہیں جلدی ہے کہ میں اپنی بات مکمل کر لوں۔ ہاؤس تو اسی لئے چل رہا ہے کہ جب سپریم کورٹ جانا ہو تو accordingly House adjourn and prorogue کیا جاتا ہے۔

Mr. Wasim Sajjad: The honourable Senator just wants to make news. Sir, I am here through the morning, I am not going to the Supreme

Court.

Sir, the rules must be followed. سپریم کورٹ بند ہو چکا ہے۔

(مداخلت)

Mian Raza Rabbani: I think he should follow the rules.

(مداخلت)

Mr. Chairman: Point of order has to be brief. You go on with your point of order and it should be a point of order not a detailed statement.

(interruption)

(اس موقع پر ہاؤس میں اذان برائے نماز جمعہ سنائی دی)

Mr. Chairman: I think, we will go on with the discussion now.

Mian Raza Rabbani: No sir, I am still on a point of order.

Mr. Chairman: But please make it only in a half of minute more, to the point, it should be point of order.

میاں رضا ربانی: وسیم صاحب نے بیچ میں مداخلت کر دی۔

جناب چیئرمین: جی آپ نے بھی کر دی but let us go on with the point.

(مداخلت)

Mian Raza Rabbani: Sir, I am again on a point of personal explanation.

Mr. Chairman: But be brief. Personal explanation to the point and be brief.

Mian Raza Rabbani: Yes sir, I am to the point. Now the Acting Chairman wants to get into the act also.

Mr. Chairman: No personal remarks please. Please make your point quickly.

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! مجھے بولنے دیں تو میں -----------

جناب چیئرمین: جی آپ بولیں۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! میں نے یہ عرض کیا تھا اپنے opening remarks میں کہ آج کے اخبارات میں یہ بات شائع ہوئی ہے کہ 35 to 37 it is alleged that people were killed by the firing of the police and the other agencies. اس پر جب جواب دیا وزیر صاحب نے تو انہوں نے یہ کہا کہ it is a figment of his imagination and I don't know where he has got this figure from تو میں ان کو نہایت ادب کے ساتھ صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اگر صبح اخبارات پڑھ لیا کریں-------

جناب چیئرمین: انہوں نے اسی پر reference دیا تھا کہ جو خبریں ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں۔ that is what he meant.

میاں رضا ربانی: جناب! انہوں نے مجھے کہا کہ it is a figment of his imagination. اگر وہ آج کی "Dawn" پڑھیں-------

Mr. Chairman: I don't think he made a personal reference, generally those who are thinking like that.

میاں رضا ربانی: اگر وہ آج کی ڈان اخبار پڑھیں تو اس میں لواحقین کے بیانات ہیں اور اس میں جہاں پر bodies رکھی ہوئی تھیں وہاں پر جو امام صاحب ہیں، ان کا بیان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے یہ 35 اور 37 کی figure quote کی ہوئی ہے، پہلی بات۔ دوسری بات جو انہوں نے کہا تو مجھے اس بات پر حیرت بھی ہوئی اور حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم US State Department کی رپورٹ کو رد کرتے ہیں اور ہم اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین: یہ تو کوئی personal explanation کا پوائنٹ نہیں ہے۔ This

پہلی بات جو ہے کہ انہوں نے ایک is an issue, you have to deal it differently. reference دیا' اس کا آپ کو جواب دے دیتے ہیں - یہ ایک لمبی discussion ہے۔ آپ تشریف رکھیے۔ ابھی آپ تشریف رکھیے وہ پھر اور issue ہو جاتا ہے۔

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! وہ یہ بات بھول رہے تھے کہ وہ ایک ایسی کابینہ کے ممبر ہیں جس کے لئے Collin Powell نے پرسوں Senate Standing Committee میں یہ کہا

I have rung up the President of Pakistan eighty one times

جناب چیئرمین، حالات کی وجہ سے یہ بات ہوئی تھی۔ ابھی آپ تشریف رکھیے۔ آپ کا جو پہلا پوائنٹ تھا that is relevant

میاں رضا ربانی، تو اگر آج وہ ان کی رپورٹ کو رد کر رہے ہیں تو why is the Secretary of State ringing up the President of Pakistan eighty one times----

جناب چیئرمین، تشریف رکھیے۔ تشریف رکھیے۔ جو پوائنٹ آپ کہہ رہے تھے I don't think----- آپ کو عرض کیا اور میں نے بھی سنا ہے کہ he said general جو رپورٹنگ ہوئی ہے اس پر تھا but let him say himself, this is what I understood.

(مداخلت)

جناب چیئرمین، رضا محمد رضا صاحب! ابھی اس پر discussion نہیں ہے' یہ اور طرح کی ہے - یہ آخری جواب لیں then we move on with the business. نہیں' کوئٹہ گئے' ٹھیک ہے۔ Minister صاحب کا جواب تو سن لیں۔ کس بات کا جواب نہیں دیا۔ please بیٹھیں۔ ابھی تک پوری details نہیں ہیں۔ انہوں نے یہی کہا ہے کہ کئی چیزیں inquiry سے واضح ہوں گی کہ کتنے لوگ مارے گئے؛ کیا نقصان ہے؛ کیا exchange ہوا؛ یہ جواب دیتے ہیں' آپ ذرا ٹھنڈے دماغ سے سنیں۔ Minister for Interior.

Makhdoom Syed Faisal Saleh Hayat: Sir, very briefly on a personal explanation. Sir, during my statement, let me once again clarify

this that during my statement never even once had I insinuated anything, any remarks against the member of the other side of isle.

اس کی وجہ جناب یہ ہے کہ میں نے پہلے بھی آپ سے request کی تھی، عرض کیا تھا کہ in all seriousness ہم نے اس issue کو address کرنا ہے۔ اس میں political points scoring نہیں کرنی چاہیے اور میں نے جتنا ہوسکتا تھا، اس کو least contentious بنانے کی کوشش کی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ ہمارے اس طرف کے کچھ ممبران نے اٹھ کر کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ Interior Minister کی بڑی خوفناک statement ہے کہ مجھے ملک کا مستقبل بڑا خوفناک نظر آ رہا ہے۔ جناب ملک کا مستقبل ماشاء اللہ بہت اچھا ہے، شاید ان کا اپنا ذاتی مستقبل خوفناک ہو۔ میں اس لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس controversy میں نہیں پڑنا چاہتا۔ اس issue کو address کریں۔ As Interior Minister میں نے statement دے دی ہے۔ Now sir, if they want as a political worker میرے ساتھ بات کرنے کی تو میں اس floor of the House پر بات کرنے کے لئے تیار ہوں اور اگر باہر چل کر مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

but national issue کو national perspective میں دیکھنا چاہیے۔ اپنے تنگ زاویوں سے دیکھنا kindly چھوڑ دیں۔

جناب چیئرمین ۔ جی تشریف رکھیے ۔ We will adjoun now for Friday prayers to meet again at 3.P.M.

(The House was then adjourned to meet again at 3 p.m)

[The House reassembled at 3.09 p.m. with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair after the break of Juma prayer and lunch.)

جناب چیئرمین ، السلام علیکم ! We will continue with our discussions. O.K

till we have the quorum . مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، پر آپ ہی کے ساتھی کہتے ہیں کہ جناب ہماری proceedings disrupt ہوتی ہیں۔ جی جناب۔

جناب محمد اعظم خان سواتی، جناب ! ایسا ہے کہ آج تین دن سے ڈسٹرکٹ مانسہرہ ایک افراتفری کے عالم میں مبتلا ہے۔ وہاں پر مکمل طور پر transporters کی ہڑتال ہے اور یہ سلسلہ تقریباً چھ مہینے سے چل رہا تھا۔ غریبوں پر کرایہ کا اور price hike کا پہلے ہی سے بوجھ ہے۔ انہوں نے اچانک coaches کا کرایہ 25 روپے سے 40 روپے کیا۔ ویگن کا کرایہ 10 روپے سے 15 روپے کیا اور ٹرک کا کرایہ 20 روپے سے 35 روپے کیا۔ اب یہ تینوں categories جو ہیں----

جناب چیئرمین، میرے خیال میں آپ toll کی بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد اعظم خان سواتی، جی میں toll کی بات کر رہا ہوں۔ اب یہ تینوں categories جو ہیں وہ ایسی ہیں جس میں general public یا common man travel کرتا ہے۔ ایک طرف ڈیزل کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں اور اسی ہنگامے میں ہمارا ایک بہترین sub-Inspector شہید ہوا۔ ایک F.C. کا اور ایک ہمارا constable، ہمارے قیمتی سپاہی زخمی ہوئے۔ اس سے نجات دلانے کے لیے میرا یہ خیال ہے کہ اگر ہمارے NHA کے جو وزیر صاحب ہیں، کل میں نے ان کے ساتھ بڑی تفصیل سے بات کی، انہوں نے NHA Chairman سے بھی بات کی، تو ہمیں حکومت کی طرف سے یا Administration کی طرف سے دو مختلف باتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ ایک طرف سے ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ گورنر صاحب سرحد یہ فرما رہے ہیں کہ وہ 15 تاریخ کو یہ toll کم کرادیں گے۔ دوسری ہمارے لیے مصیبت یہ ہے کہ آپ جب ڈویژن ہزارہ میں داخل ہوتے ہیں تو داخل ہونے کے ساتھ ہی ہم کو ایک toll دینا پڑتا ہے اور اس پر دوسرا بڑا ظلم یہ ہے کہ مانسہرہ اور داتہ جو ایک بہت بڑا گاؤں ہے، اس کے درمیان صرف چار کلومیٹر کا فاصلہ ہے جو commuters اس کے درمیان سفر کرتے ہیں

ان کو double, tripple کرایہ کی مد میں دینا پڑتا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر ناانصافی ہے۔ اس پر ایک clear ruling آنی چاہیئے۔ انتظامیہ کی ایک clear picture ہمیں بتائی جائے کہ ڈویژن ہزارہ میں جب ایک دفعہ ہم toll دے رہے ہیں تو پھر مانسہرہ میں جاکر دوسرا toll دینے کی کیا ضرورت ہے جبکہ انتہائی غریب اور دشوار گزار علاقہ ہے۔ وہاں کوئی ایسی industry نہیں ہے جس سے وہ کوئی اور آمدنی generate کر سکیں۔ آپ نے صرف general public پر tax لگا دیا ہے ۔ ٹرک پر، کوچ پر بسوں پر جو یہ toll بڑھایا ہے تو اس کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہو رہی ہے اور کرایہ ٹرانسپورٹر بیچارے وہی charge کر رہے ہیں کیونکہ غریب لوگ اس سے زیادہ کرایہ نہیں دے سکتے۔ اس کے لئے وزیر موصوف اگر آج نہیں تو کل، کیونکہ ابھی تک وہاں پر ہڑتال جاری ہے، کل آکر House کو بتائیں کہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کیے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ میں وزیر صاحب سے بھی اس سلسلے میں رابطہ کروں گا اور صبح جب آپ سے بات ہوئی تھی تو گورنر صاحب کو میں نے فون بھی کیا تھا وہ اس وقت نہیں تھے، کہیں باہر نکلے ہوئے تھے۔ تو شام تک ان سے بھی بات ہوجائے گی۔ وزیر صاحب یہاں پر بھی بتا دیں گے۔ I will convey it to you جو بھی بات ہو گی۔

Mr. Muhammad Azam Khan Swati: Thank you very much.

Mr. Chairman: We will have the first speaker of today.

نہیں ابراہیم صاحب پھر باقی کام رہ جائے گا۔

پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب! میں مختصراً عرض کرتا ہوں۔ محترم وزیر صاحب داخلہ نے اپنی تقریر میں "crusade" کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ میری درخواست یہ ہے کہ اس میں ذرا احتیاط کی ضرورت ہے۔ یہی الفاظ President Bush نے بھی استعمال کیے تھے اور پھر ان کو اس پر بہت وضاحتیں کرنی پڑیں۔ حقیقت یہ ہے کہ crusade کی اپنی ایک history ہے اور it carries special connotations اور اس حوالے سے -----

جناب چیئرمین، میں عرض کروں۔ وزیر صاحب نے کہا تھا جو suggestion دینا

چاہئیں' you are welcome to give it to him. I would suggest جب انہوں نے offer
دی' آپ direct ان سے بھی بات کر لیں ۔ If you are not satisfied then you can
bring it to the House. انہوں نے کہا ہے ناں کہ جو بھی تجویز ہے I think you can
give him directly.

پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! میں دو جملے عرض کرتا ہوں ۔ اس وقت جو terrorism کے خلاف یا so called war against terrorism کے تحت وزیرستان میں جو کچھ ہو رہا ہے ۔ پورا احمد زئی قبیلہ that has been declared hostile tribe. انگریز کے دور میں تو یہ سمجھ آنے والی بات تھی لیکن اس وقت پورا احمد زئی قبیلہ کبھی بھی پاکستان کا دشمن نہیں ہوسکتا۔ ہم چاہتے یہ ہیں کہ وہ ہمیں ساتھ بٹھائیں، ہمیں اعتماد میں لیں ۔

جناب چیئرمین، انہوں نے offer دی ہے ۔ میں نے خود سنی ہے ۔آپ چاہتے ہیں تو میں appointment fix کرا دوں گا ۔ اگر آپ satisfied نہیں تو میں ایسا کرتا ہوں ۔Mr. Muhammad Amin Dada Bhai, please.

جناب محمد امین دادابھائی، شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے صدر کے خطاب پر تقریر کا موقع دیا ۔ویسے تو بہت ساری باتیں ہوچکی ہیں ۔خطاب سے ہٹ کر بھی بہت ساری باتیں ہوئیں۔ میں ان debates میں نہیں جانا چاہوں گا اور میری جو اپنی تقریر ہے اس کو میں نے تین حصوں میں divide کیا ہے past, present and future. جناب چیئرمین! جب ہم past کی بات کرتے ہیں تو pastسے میری مراد ہے چار سالہ دور حکومت ۔ جناب صدر مشرف صاحب کے دور حکومت کے دوران اگر ہم نظر ڈالتے ہیں کہ اس چار سالہ دور حکومت کے دوران کیا کچھ پاکستان میں ہوتا رہا ہے اور کیا کچھ پاکستان نے achieve کیا ہے تو اس میں بہت ساری باتیں ہیں جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا ۔ ایک ایک کے اوپر detailed discussion نہیں کروں گا کیونکہ پھر کافی وقت لگ جائے گا ۔

جناب چیئرمین! ماضی میں اگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہم نے کیا پایا؛ تو وہ یہ ہے ۔

political stability, democracy at grass root level, emphasis on reduction of

corruption, sense of participation among the people from all provinces throughout Pakistan, better law and order activities, economic revival through inauguration of Mega Projects like Gwadar Port, Karachi Gwadar Highway, Liari expressway and others. Introduction of new concept of self government at the lowest level.

یہ جو چیزیں past میں ہوتی رہی ہیں ان میں سے اگر ہم دیکھیں تو آج تک جو باتیں ہوتی رہیں democracy کے بارے میں یہ اعزاز ضرور صدر پرویز مشرف صاحب کو جاتا ہے کہ حکومت میں آنے کے بعد انہوں نے 1999 میں true democracy کا جو وعدہ انہوں نے کیا' وہ اس ملک کو دی اور وہ democracy دی جو پچھلے دس بارہ سالوں کے دوران democracies آتی رہیں' نہ صرف وہ بلکہ actual democracy, grass root level تک' grass root level کی democracy جہاں عام عوام کو فائدہ پہنچے - عام آدمی کو فائدہ پہنچانے کے لئے جو grass root level democracy, devolution plan انہوں نے دیا جس میں ناظم' نائب ناظم' کونسلرز منتخب ہوئے اور اسی علاقے کے لوگوں نے ان کو elect کیا تاکہ ان کے مسائل اسی level پر حل ہو جائیں -

جناب چیئرمین! ہم بات کرتے ہیں present situation کی - Past میں ایک اور بات رہی کہ ہمارے جو قرضے مختلف وقتوں کے تھے' بیرونی قرضے ہمارے ملک کے وہ بھی reschedule ہوئے اور جو دس سال یا پندرہ سال کے تھے they have been staggered to thirty, thirty five years. جس سے ہر سال ہمارے بجٹ میں balance of payment کا shortfall ہوتا تھا- اس کی وجہ سے ہم کافی easy ہو گئے ہیں to make payments to the foreign loans. Present situation پر جب ہم بات کرتے ہیں تو present situation ہم دیکھتے ہیں

economic stability, since we are seeing the stock exchange, index is raising from 1200 points to 4900 points upto this period. Then President did emphasise on increase the availability of water to the farmers of

Pakistan in which he has given a guideline and has also emphasised that since Pakistan is basically an agricultural country, so we should do take care of water resources in which he has emphasised for the canal linings and that the farmer should get the water till end

اور اس سے پہلے history میں جناب چیئرمین! کبھی بھی اس چیز کی طرف realization نہیں ہوئی کہ Pakistan being the agricultural country ہماری پانی کی ضروریات کیا ہوں گی۔ last March میں water reservoir and water resources پر world conferences. ہوئیں۔ آج تو oil resources پر لڑائی ہے لیکن دنیا میں اگلے پچیس سال میں پانی کے resources پر لڑائی ہوگی۔ so this is his thinking and that is his long term plans. He can foresee that کہ جی آگے یہ صورتحال ہمارے لیے problems create کرے گی اور ابھی سے انہوں نے اس سلسلے میں steps لینے شروع کر دیے ہیں۔

اسی طرح increase in height of Mangla Dam, consturction of Tharr Canal then again very important step taken by him is poverty alleviation.

اب تک جب بھی الیکشن ہوئے ہیں، ہم اپنے عوام کے پاس جاتے ہیں، وہاں ووٹ لینے سے پہلے سو طرح کی commitments کرتے ہیں but actually ہماری جو عوام ہے جن کی majority غربت میں رہ رہی ہے، اس کے لیے اب تک ہم نے کیا کیا ہے؟ صدر صاحب نے poverty alleviation پر بالخصوص focus کیا، budget میں funds رکھوائے اور اس سلسلے میں کافی international agencies بھی ہماری help کر رہی ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں poverty alleviation is very important کسی بھی country کے عوام میں یہ شعور پیدا کرنا، ان کی غربت مٹانا اور

development of basic infrastructure, these are the basic things which a country needs. In present successful inducement of 17th amendment in the Constitution of Pakistan with two third majority, that is also a big achievement. Then he has also given emphasis on the education.

جناب! کسی ملک کی ترقی کے لیے عوام کو educate کرنا بہت ضروری ہے۔ Education میں بھی اگر پچھلی growth دیکھیں تو اس آخری ایک سال میں ہمارے education sector میں بھی خاطرخواہ growth ہوئی ہے۔ اس کے لیے کافی funds رکھے گئے ہیں اور اس پر کافی زور دیا جا رہا ہے۔ جہاں تک پاکستان میں investments کی بات ہے یا economic side پر کہ foreign investors کا پاکستان پر بھروسہ نہیں ہے تو ابھی جب ہم نے اپنے bonds float کیے تو سب جانتے ہیں کہ وہ over subscribe ہوئے ہیں۔ Bonds کا over sbuscribe کرنا means کہ پاکستان کی economy پر international investors کو بھروسہ ہے۔ اسی طرح جناب

since 1999 foreign reserves have been increased substantially and they have gone to the level of 12 billion and they have been well placed and we are getting a good interest rate.

Then when we talk of future as the President said that we should think about our future As in his speech he has said and I think that for the future he has given the guidelines of our successful foreign policy, through change in preception among the international community. Previously negative preceptions were prevailing world wide. Rapid revival of industrialisation as we all know that in present circumstances. there have been a 2 billion rupees investment in the textile sector only and it is growing and everybody is investing in the textile sector and they can foresee that the markets are there.

For the future. then he emphasised the consturction of dams because water problem, we can foresee as on today and as we foresee that in future, down the lane in next 20 to 25 years. world will be facing with this problem Then economic uplift of massess in Pakistan.

safeguarding and modernising the nuclear assets of Pakistan, much has been said on this issue sir, but over here repeatedly President has said that our nuclear programme is there, it is for peace; it will not be rolled back and as he has said we are modernising it and in near future, within months time, we will also be seeing the further missiles test, coming.

Protecting and enhancing the rights of the women, sir, previously in the history of Pakistan never the rights to the women were provided which President Musharraf has given to them. As we can see honourable lady Members sitting here in the Assemblies and at different, various levels also they are praticipating; the jobs are being given to them; they are taking education and they are becoming a helping hand to the society.

As many of our friends have said on the Kashmir issue here, I would like
to say کشمیر issue پر کوئی سمجھوتہ جیسی بات تو ہوئی نہیں ہے اور ہر دفعہ یہی بات ہوئی ہے
کیا ہم ۵۵ سالوں میں کشمیر کی بات تو کرتے رہے ، ہر آدمی یہ کہتا رہا کہ ہم compromise
نہیں کریں گے ۔ کسی نے ابھی بھی نہیں کہا کہ compromise کر رہے ہیں ۔ بات یہ ہے
کہ اگر ایک چیز کی settlement کی بات ہو رہی ہے اور وہ peacefully ہو رہی ہے ۔ کشمیریوں
کی خواہشات کے حساب سے ہو رہی ہے۔ تو اس میں ہمیں کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ
وہ ہمارے لئے economically بھی بہتر ہے اور کشمیریوں کے لیے بہتر ہے۔

before I conclude sir, I would just say we should have pride in our past whatever we have done, we should be proud of it as a nation. We should have commitment to our present and we should have trust in our future and in the end I would just say, let us join hands together to make Pakistanis a stronger nation.

جناب چیئرمین: سید محمد حسین۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بیگ صاحب! میری عرض سنیں اس طرح پھر سارا کام رہ جاتا ہے۔ اب سید محمد حسین صاحب بولنے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔

We agreed that they will not interrupt these proceedings.

جناب محمد انور بیگ: صرف دو منٹ۔ ایک اہم مسئلے پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ صرف دو منٹ اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: محمد حسین صاحب سے پوچھ لیں کیونکہ ان کے بولنے کی باری ہے۔

جناب محمد انور بیگ: محمد حسین صاحب دو منٹ بول سکتا ہوں۔

سید محمد حسین: ایک مہینہ سے انتظار کر رہا ہوں۔ میں نے فروری میں نام دیا تھا۔

جناب محمد انور بیگ: چلیں جناب، ان کو بولنے دیں اس کے بعد مجھے موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں جی، آپ کے ساتھیوں کے اعتراضات ہیں کہ points of order سے مداخلتیں اور بڑھتی ہیں۔ آپ پہلے بتا دیتے تاکہ میں متعلقہ وزیر کو بلا لیتا۔

جناب محمد انور بیگ: صبح وزیر بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے میری طرف توجہ ہی نہیں فرمائی۔

جناب چیئرمین: آپ صبح میرے پاس آئے ہی نہیں تھے۔

جناب محمد انور بیگ: جناب اگر آپ کہتے ہیں تو روز صبح آ کر حاضری لگاؤں گا۔

جناب چیئرمین: بہت خوشی سے ضرور آئیں۔ جی محمد حسین صاحب۔

سید محمد حسین: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! صدر کے خطاب پر بڑے بڑے سیاستدانوں، لیڈروں اور ذی فہم ہستیوں نے اظہار مافی الضمیر اور اظہار خیال کیا۔ لیکن میرے خیال میں صدر کا خطاب صرف اور صرف خطاب ہی تھا اور کچھ نہیں۔ صدر صاحب کو کرکٹ

کے میدان میں باؤلنگ کرنے کا شوق تھا جو انہوں نے پورا کیا۔ یہ نہیں دیکھا کہ میری بال پر کسی نے چھکا مارا ' یا سامنے کھلاڑی بولڈ ہوگئے۔ لیکن بس خطاب کرکے چلے گئے۔ قوم کو کوئی ایسا ایجنڈا نہیں دیا جس پر ہم چلیں۔ بقول ان کے مداحوں کے 'صدر کا سب سے بڑا کارنامہ حفظ کر کے تقریر کرنا تھا۔ میرے خیال میں یہ تو ان کی توہین بیان کی جا رہی ہے۔ چونکہ حفظ کر کے تقریر کرنا تو کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے۔ مشہور ہے کہ ایک دفعہ ایک گھر میں میاں بیوی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اس کا شوہر ایک کرسی سے اٹھ کر دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ کہا دیکھو انسان بغیر پروں کے شاہین ہے۔ بیوی نے پوچھا وہ کیسے؟ کہا دیکھو' میں ابھی فی الحال یہاں تھا' اتنی جلدی یہاں پہنچ گیا۔ بیوی نے کہا خیال رکھنا کہیں تیرے پَر نہ جل جائیں۔ میرے خیال میں یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے۔

صدر صاحب کا دوسرا بڑا کارنامہ کمانڈو ایکشن' اس پر تو ہم تبصرہ ہی نہیں کرتے کیونکہ پوری زندگی انہوں نے اسی میں گزاری ہے۔ اس لئے اس پر تبصرہ کرنا میرے خیال میں فضول ہے۔ اور دو سال کے اندر اندر مشترکہ پارلیمنٹ سے خطاب کرنا یہ بھی ایک کارنامہ ہے اور ایک ریکارڈ ہے۔ کوئی اس طرح کرسکے گا اور نہ کسی نے کیا ہے۔ اقتدار پر قابض ہونے کے بعد افغانستان کا سودا شروع کیا' سرحدی علاقوں میں اسلحہ مہم اس کی ایک کڑی تھی۔ اس کی وضاحت ہم نے پہلے بھی کی تھی۔ جس وقت یہ اسلحہ مہم شروع تھی۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے' ہم اسلحہ کے خلاف ہیں۔ لیکن اس کے پیچھے کچھ مضر اثرات ہیں' دال میں کچھ کالا کالا نظر آتا ہے کیونکہ صرف سرحدی علاقوں سے اسلحہ اکٹھا کرنا میرے خیال میں ایک منصوبہ بندی کے تحت ہو رہا ہے۔ سرحدی علاقوں میں مجاہدین یا غیور لوگوں سے اسلحہ اکٹھا کرکے' ان کی تلاشی لے کر اس کے بعد امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا اور کھلے دل سے بمباری کی کیونکہ اس کو یہ خطرہ محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ پاکستان کی سرحدوں سے ہم پر کوئی حملہ ہو جائے گا۔

کشمیر کا سودا ہونے والا ہے۔ ایٹم بم چند دنوں کا مہمان ہے کیونکہ کرسی کی خاطر ہم نے سب کچھ قربان کر لیا۔ اگر ایٹم بم کی باری بھی آ گئی تو اس پر بھی ہم نہیں روکیں گے۔ صدر مہربان کے ہم کون کون سے محاسن کا ذکر کریں۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا

مدارس کے نصاب کو تبدیل کر کے سائنس شامل کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں کہ بھئی ہم ان اداروں میں عبدالقدیر جیسے لوگ بنائیں گے۔ ماشاء اللہ۔ میرے خیال میں سائنس کے اداروں میں بھی لوگ اب عبدالقدیر جیسے بننے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ سوچیں گے بھی نہیں۔ مدارس تو دور کی بات ہے، کوئی دینی خدمت کرے تو اس کو بھی سزا دی جاتی ہے۔ ڈاکٹر وغیرہ لوگ جسمانی خدمت کریں تو ان کو بھی سزا دی جاتی ہے۔ کوئی قوم کی خدمت کرے تو اس کو بھی سزا دی جاتی ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارا اپنا ملک ہمارے لئے آگ کا بگولا بن گیا ہے۔ یہ صرف کرسی کی خاطر ہو رہا ہے۔ بے شک مشرف کے مداح اور پرستار اس کی تعریف کریں، یہ ان کا محسن ہے لیکن تعریف کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ مجھے تو اس دن اتنا ڈر لگا، میں نے کہا خدا خیر کرے کہیں اس کے بعد صلی اللہ علیہ و سلم نہ پڑھیں۔ اتنی تعریف؟ حفظ کر کے تقریر کی اور مکے دکھائے۔ میرے خیال میں یہ ان کی تضحیک کی جا رہی ہے۔

صدر صاحب نے جو وعدے کئے تھے وہ پورے کئے۔ یقیناً میں اس کا قائل ہوں لیکن جن کے ساتھ کئے تھے انہی کے ساتھ پورے کئے ہیں۔ قوم کے ساتھ پورے نہیں کئے ہیں۔ صدر صاحب نے کہا تھا، صدر نہیں بنوں گا، سب نے دیکھ لیا کہ وہ صدر نہیں بنا۔ عدلیہ کو نہیں چھیڑوں گا، سب نے دیکھا کہ اس کو بھی نہیں چھیڑا۔ ہم دہشت گردی کے مخالف ہیں۔ ہم دہشت گردی پر لعنت بھیجتے ہیں۔ دہشت گرد قوم کے بھی دشمن ہیں، ملک کے بھی دشمن ہیں اور اسلام کے بھی دشمن ہیں۔ اسی طرح دہشت گردی کے بعد فرقہ پرستی، قوم، اسلام اور ملک کے ساتھ دشمنی ہے۔ میرے خیال میں یہ شیطان پرستی کے مترادف ہے کیونکہ سب سے پہلے قوم پرستی کا نعرہ شیطان نے لگایا تھا جب خدا نے اس کو حکم کیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو اس نے انکار کیا کہ اس کی قوم الگ ہے اور میری قوم الگ ہے۔ میں سجدہ نہیں کرتا۔ لوگ کہتے ہیں کہ دہشت گردی افغانستان سے شروع ہوئی۔ میں کہتا ہوں وہاں سے شروع ہوئی جہاں شیطان نے قوم پرستی کا نعرہ لگایا تھا۔

بندوق دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک قسم کی بندوق سے دشمن ڈرتے ہیں، فریق مخالف ڈرتا ہے۔ دوسری قسم کی بندوق سے چلانے والا مالک بھی ڈرتا ہے اور دشمن بھی ڈرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ پیچھے سے بارود نہ چلے ۔ ہمارے بعض دوست اس طرح ہیں کہ وہ خود اپنے ساتھیوں پر حملہ کرتے ہیں۔ آگے کی بجائے پیچھے سے بارود نکالتے ہیں ۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی زبان کو لگام دیں۔ علماء کرام کے خلاف زبان درازی نہ کریں۔ علماء کرام کے حق میں مہذب زبان استعمال کریں۔ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔ ہم جواب دے سکتے ہیں میرے خیال میں ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا جب تک اپنی تقریر میں علما کرام کے خلاف نہ بول لیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کو بعد میں کسی دوسری جگہ سے TA,DA نہیں ملتا۔ کبھی پختونوں کے نام پر، حقوق کی بات پر پختونوں کی ترجمانی کی جا رہی ہے اور پختونوں کے حقوق مانگے جا رہے ہیں۔ یہ سارا فراڈ اور فریب ہے۔ میں کہتا ہوں کہ

ہر مسافر کو بتا دو یہ میرے تجربوں کا جوہر ہے

راہبر کی فریب کاری سے راہزن کا خلوص بہتر ہے

وما علینا الاالبلاغ۔

Mr. Chairman: Mr. S.M.Zafar.

جناب رضا محمد رضا، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ کس چیز پر کہنا چاہتے ہیں۔

جناب رضا محمد رضا، میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں جو وہ قوم کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، دیکھیں۔ انہوں نے بات کر لی۔ انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ انہوں نے جنرل بات کی ہے۔

جناب رضا محمد رضا، جناب والا! یہ زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب! اس میں کوئی زیادتی نہیں ہے۔ انہوں نے کوئی نام نہیں لیا۔ آپ کے ساتھ senior parliamentarian بیٹھے ہوئے ہیں۔ Procedure میں ایک

ممبر کی تقریر پر دوسرے ممبر کا جواب ضروری نہیں ہوتا ہے۔ تقریروں میں ایسا ہوتا ہے۔ جہاں کوئی نام آتا ہے، وہاں personal explanation آ جاتی ہے۔ انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا ہے۔

جناب رضا محمد رضا: میں personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب وسیم سجاد : انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ صرف شیطان کا نام لیا ہے اور کوئی نام نہیں لیا ہے۔

جناب رضا محمد رضا: انہوں نے جو کہا ہے، مجھے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا ہے۔ انہوں نے ایک جنرل بات کی ہے۔ یہ کوئی personal reference نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس پر آپ کا جواب نہیں بنتا ہے۔

(مداخلت)

سید محمد حسین : میں نے شیطان کا نام لیا ہے۔ وہ تو آپ کا کچھ بھی نہیں لگتا ہے۔ اگر لگتا ہے تو بتا دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ دونوں تشریف رکھیں۔ انہوں نے ایک جنرل بات کی ہے۔ یہ ان کا حق ہے۔ آپ کو اپنا وقت مل گیا تھا۔ آپ کے کوئی ساتھی جب بولیں گے تو وہ اس بات کو کر لیں۔

جناب رضا محمد رضا: جناب والا! میں personal explanation دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ کوئی personal explanation نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا صاحب! Procedure میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ آپ کو جواب کا موقع دیا جائے۔ رضا صاحب! مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔

جناب رضا محمد رضا: جناب والا! انہوں نے باتیں کی ہیں۔ مجھے بھی ان کا جواب دینے

کا حق ہے۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب! تشریف رکھیں - یہ کوئی اکھاڑا نہیں ہے کہ آپ ایک دوسرے کے خلاف کوئی ذاتی بات کر رہے ہیں۔ ایک ممبر نے تقریر کی ہے اور آپ نے سنا ہے۔ آپ نے تقریر کی تھی اور انہوں نے سنی تھی۔ اب دوسرے ممبران کی تقریر کو سنیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، رضا صاحب! مہربانی کرکے تشریف رکھیئے۔ جناب ایس ایم ظفر -

Mr. S.M.Zafar: Thank you Mr. Chairman, as you know the tradition of Head of the State addressing the Parliament and the House, goes back to Great Britain and where it has now become a Parliamentary convention. A similar tradition exists in the other Common Wealth Countries, where such a session is called the opening session and the speech of the President or the Head of the State is called, the opening speech of the year.

In the Sub-continent of Pakistan and India, it started in the year 1924 when through the Act of India 1919, this tradition was introduced and today in Pakistan, our Constitution of 1973 by virtue of Article 56 has adopted this convention as a Constitutional requirement. Sir, you know that the Presidents in Pakistan have addressed the Houses in the past and so it has been addressed by General Pervaiz Musharraf. But somehow in the last few times or sessions which have taken place we have not followed the convention. The convention is that whenever the Head of the State comes, it has been observed with absolute decorum and dignity is maintained. It is considered to be traditionally very formal and solemn

occasions but as I have said in the past unfortunately, we have not been able to observe the convention in that form. Those speeches have been listened to neither formally nor solemnly. Sir, so far as these conventions are concerned they become useful only when they are observed in full. It is necessary in the case of a convention that it should be observed properly and fully in letter and spirit, in content and in form. Unless everything is observed the convention can become counter-productive. It can only yield good result if it is observed in its full form. I am quite sure and sanguine that if not today sooner than latter we shall be able to do this particular convention and observe it in the proper form and it shall be so done in a solemn and formal way.

Sir, I have seen the speech of the President. I heard it on that day and I have also gone through it in detail again, I like to make a few comments about that speech, that I find this speech totally non-partisan, completely neutral and if, I say so straight forward talk which he gave on the 17th of January, 2004. In that speech he did not bring any controversial issue. He has not touched any matter which would be provocative. On the contrary he has touched subjects which are the challenges that the nation may face, both internally and internationally. This is what the Head of the State is supposed to do. When I read it, what I found, what he is telling to the present Government is, to make efforts to reduce and remove poverty. Sir, the people of this country have suffered a lot and now the time has come that we must turn their destiny. They deserve a better luck and a better destiny and let us do our best to reduce

poverty and to eradicate it, possibly.

(thumping)

What has he said? He has said, let us give equal opportunity of development to women. Equal opportunity to the women is our constitutional requirement. It is a constitutional guarantee. To make it very brief sir, it is the mandate of religion of Islam. It is the mandate of every religion that is practiced in Pakistan. Mandated by religion, guaranteed and required by the Constitution that is what he has asked the nation to look at and try to find the ways and means for it. Then he says, eradicate corruption and nepotism, this was the clarion call which the founding father gave on the very first day, on the day when the Constitution Assembly was being inaugurated. He pointed out this malady, this evil, that we have to remove.

Lastly, what else has the President said, respect and protect the minorities. This is our duty, we must do it. They have performed as good, in fact, in many ways better than most of us, the minority has done a great job for Pakistan. I think, we in Pakistan are proud of our minorities. They deserve our full applause.

Sir, these challenges must be met by any Government, for good governance, not only by this Government even Opposition must cooperate and must give its input to the Government, how to go about it, that is their duty. There is no dividing line in between this. For all these purposes we must act together. Sir, some of the speakers have criticised the President that he has mentioned four negative perceptions and by

having mentioned those negative perceptions the President has created a syndrome of fear. He has frightened the people of Pakistan. Sir, I have re-read those four negatives and I am not in agreement with this line of arguments at all. On the contrary, I believe that it is duty of the Head of the State to inform his community and the people in the country what is lying ahead, what are the imponderable dangers that they might have to face. Because sir, "to be fore-warned is to be fore-armed". If you are warned of what is going to happen andwhat is going to come? You know how to meet it. I still remember the words and I am sure sir, you do still remember the words of Sir Winston Churchil when he spoke to the House of Parliament in the beginning of the World War II, Great Britain was facing the Nazi Germany in a very serious form and it was in great difficulties.

Now what did he say, he said to the British Parliament and I quote "We have before us an ordeal of the most grievious kind. We have before us many many months of struggle and suffering" and then he said, sir, what has now become so famous in histroy, he said, "I would say to the House, I have nothing to offer". In a very negative form, "I have nothing to offer but blood, toil, tears and sweat". These words were the resounding words and he said so.

Sir, Pakistan is also facing an ordeal of same kind and we are passing through a critical period. But I am not frightened, I am not feeling threatened, nor do the people of Pakistan feel frightened. People of Pakistan have seen many difficulties and they can withstand it. And sir, I

am quite sure that we can meet all these challenges and we can respond to all these negative perceptions, if we work together, both sides of the divide, working together on it. We have got to meet that challenge and we can do that by our deeds. It is our duty that we do that.

Sir, as far the nuclear issue, I had the honour and privilege of defending Dr. Abdul Qadeer Khan in Holland, in an appellate court, when he was convicted, illegally, unjustifiably and hurriedly by a court of that country. We were successful in that appeal and since then I have maintained and we both have maintained between ourselves, a relationship of confidence and trust.

I have known Dr. Qadeer Khan from that time onward and I have known him as an ardent Pakistani, a great Pakistani, he got the country a place of honour and respect and above all, as you know sir, the security. Pervaiz Musharraf has rightly called him a hero, and when he says that he is actually expressing the sentiment of every Pakistani man, woman, young and old and I will go to the extent of saying even the children of Pakistan. Now this great son of Pakistan has made a public admission. Only an honourable man who finds himself in the position in which he was, would have the courage to admit what he has admitted. He is that ardent Pakistani, we must trust him and we must believe in him. Sir, he has suffered the pain of admission and he has suffered the anguish of making the admission. The admission of an error of judgement. We have also suffered with him but in due course we and I am quite sure sir, he shall also come to know that all this will not go in vain. According to me he has

come again to help the country, though not this time as a Scientist but as an ardent Pakistani. It is being said, it has been said across from this side and it being said in the newspapers that this will not be the end of our ordeal. Sir, may be so it is not going to be the end of our ordeal but does it mean that we should not prepare ourselves for the future. As a vigilant nation. we should be concerned about our nuclear asset and if somebody is saying that we have to be apprehensive, I appriciate it, nothing wrong on that. But what have to do if we have these apprehensions. I think sir that the only way of meeting the apprehension is a United Front. And the United Front can be created by rallying round the statement of our honourable citizen, the great Scientist who brought security, honour and respect to the country.

When he says he made an error and when he says that neither Pakistan as a state and nor the government is involved in anyway, let us trust him and let us believe him what he says. If we sir, start disbelieving him we make the task of those who want to harm Pakistan and particularly so, even today we have seen in the newspaper, the Foreign Secretary of Great Britian Jack Straw he has said, we accept this statement and we believe that this is a true statement and therefore, thematter should be resting at that, not only that but John Boltan under Secretary in United States of America has made a similar statement. Sir, if you do not believe him, what do we do, it will be a case of double jeopardy, it will be a case of doing two wrongs, we will be disbelieving our sceintists and endangering our nuclear assets simultaneously. So, let's believe him what he says and

let's secure our nuclear assets, that is the only way by which we can create a common front and save ourselves from whatever can be an ordeal in furture. Sir, we must coolly think on this matter and give priority to it, it is non-partisan issue and it must be decided as the nationalists do. We must all think as ardent Pakistanis. Sir, there is another important subject that needs to be mentioned before this House and the Parliament, it actually is the Federal System of the country. Our Federal structure as I see it, is heavily tilted in favour of the Centre. Frequent derailment of democracy has further aggravated the fault. At the present moment, in the country, there are two trends, I will call them No. 1 Centralists, who say strengthen the hands of the Centre, the other are the minimalists who say, give minimum subjects to the Centre and they say, there should be only three Defence, Foreign Affairs and Currency. Sir, both these views are absolutely wrong, a Federal System does not work with Centre playing the role of a master or a monarch or a ruler. The Centre must be cooperative, must be seeking the cooperation of the federating units and not ruling them. Similarly, there is no federation in the world with the type of minimalists, the demand that has been made by other side. We have to choose between a central role and minimalist rule. Sir, I believe that the time has come that we should review the Concurrent List of the Constitution, if we go through this Concurrent List again, we shall find there are number of subjects, many subjects which now can be handed over to the provinces. Provinces have grown in their responsibility and they can do what we can. and probably, they can do better. So, time has

come why not hand over the subjects in the Concurrent List to the provinces; why keep dichotomy on those subjects. Before, I leave this topic sir, I shall like to draw the attention of the House and the Parliament and I hope the Leader of the House will convey to the Prime Minister the wish of one of the Senators here, that there is an Article 152 and 153 of the Constitution which has constituted and established the Council of Common Interests to deal with issues like Gas, Oil and Electricity. Gas, Oil and Electricity are now the controversial and important issues and for that a very innovative thing has been created in the 1973 Constitution, the Council of Common Interests in which the Provinces and Centre can sit together and solve these issues but this institution and innovation have been kept dormant for years. No Government, even the earlier democratic and elected governments, no government put it into operation. I think, it is now time that it is to be made functional, it is a constitutional requirement which we must fulfil. May I only add here sir that the Council of Common Interests is a very new concept, other countries are now catching up with, they are starting it, what they are calling participatory federation, Council of Common Interests is providing a participatory federation and that is what we must do.

جناب والا! آپ سے ایک اور بات عرض کروں کہ جناب صدر نے ایک اور بہت اہم مسئلے پر اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے اور وہ ہے ہماری مسلم امہ کا مسئلہ۔ انہوں نے کہا اور اپنے آپ سے بھی پوچھا ہے، ہم سب سے بھی اور قوم سے پوچھا ہے کہ مسلم امہ کو جو معاملات درپیش ہیں اور جو challenges ہیں، ان پر بھی نظر ڈالی جائے۔ بلا شک و شبہ مسلم دنیا کو آج بہت سی افتاد درپیش ہیں، مسلمان ایک بڑی بحرانی کیفیت اور حالات سے گزر رہے ہیں۔ ہماری

مشکل یہ ہے کہ ہم ایک جانب اس بات پر مان رکھتے ہیں، اعتماد رکھتے ہیں اور درست طور پر کہ ہماری اخلاقی بنیادیں مغرب کے مقابلے میں بہت بہتر ہیں۔ ہم اچھی اخلاقی بنیادوں پر اپنے معاشرے کو اٹھانے کے شوقین ہیں۔ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ اسی پر قائم رہے گا۔ ہم اس کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ دوسری جانب ہمیں اپنی اقتصادی اور عسکری ٹیکنالوجی کی کم مائیگی کا بھی احساس ہے۔ ایک جانب برتری ہے اور ایک جانب احساس کمتری ہے۔ اس نے پوری مسلم امہ کو ایک بحرانی حالت میں ڈال رکھا ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو Arch Bishop of Canterbury, Lord Carry کی تقریر سے ایک حوالہ دوں گا جو انہوں نے 9/11 کی ایک anniversary کے موقع پر پچھلے سال ہی مسلمانوں کے مجمعے میں خطاب کرتے ہوئے کی تھی، جہاں مجمعے میں یہ بات کہی جا رہی تھی کہ کس طریقے سے مکالمہ مغرب اور مشرق کے درمیان، مسلم تہذیب کے درمیان اور مغربی تہذیب کے درمیان کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ Islam is indeed being challenged as never before and challenges he mentioned اور جس کا ذکر میں کرنا چاہوں گا democracy will be increasing a major challenge as more of Muslim youth are educated and want to have a say in the running of their country. یہ بات بالکل درست ہے۔ ہمارا نوجوان تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ٹیلی ویژن سے اس کو واقفیت ہو رہی ہے۔ وہ آج حکومت میں شامل ہونے کا حق دار ہے اور شامل ہونا چاہتا ہے۔

and then he says why the glaring absence of democratic government in Muslim lands, it is said that modern experienced Muslim seems to support the idea that Islam and democracy are incompatible, I see no fundamental reason why this should be so but without doubt there is little precedent to go on, throughout the Middle East and North Africa, we find a legacy of authoritarian regimes with deeply entrenched leadership

اس پس منظر میں جس کا ذکر انہوں نے کیا ہے کہ وہ جہاں بھی نظر ڈالتے ہیں جمہوریت جس میں عوام حکومت میں شامل ہو، مسلمان ممالک میں دکھائی نہیں دیتے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے اور اس وقت میں یہ سوال اپنے آپ سے اور اپنے تمام دوستوں سے کرتا ہوں کہ پاکستان اس میں

کیا کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔ میرے اپنے نقطہ نظر سے پاکستان اس میں ایک key role, کلیدی role اور مثبت کردار ادا کر سکتا ہے۔ میں جب پاکستان پر نظر ڈالتا ہوں تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کیا چیزیں میں دیکھتا ہوں۔ ڈاکٹروں کی ' وکلاء کی ' اساتذہ کی' سائنسدانوں کی' لکھاریوں کی' دانشوروں کی اور علماء کرام کی ایک بڑی معقول تعداد اس ملک میں موجود ہے' بہت کم مسلمان ممالک ہونگے جن میں ان تمام صفات کے لوگوں کی جن کا میں ذکر کر رہاہوں اتنی معقول تعداد شاید موجود ہو۔ نوجوان نسل جس کا ذکر کیا گیا ہے اور جن کی صلاحیت آپ اگر دیکھیں تو ہر جگہ تسلیم کی جارہی ہے' جہاں بھی ان کو merit پر جانے کا موقع ملا ہے اس میں انہوں نے اپنی صلاحیت کو پوری طرح لوگوں سے تسلیم کروایا ہے۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں۔

جناب ایس۔ ایم ظفر، میں تقریباً ختم کر رہا ہوں۔اس ملک میں وکلاء کی فعال برادری موجود ہے ۔ ایسی فعال برادری ہے جو pro-active ہے۔ جس نے ہمیشہ democratic اور جمہوری قوتوں کا ساتھ دیا ہے اور جہاں جہاں establishment کے راستے روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے انہوں نے جمہوری قوتوں کے ساتھ صف اول کا کام ادا کیا ہے۔ جناب! پاکستان ایک مسلمان ملک ہے جہاں سیاسی جماعتوں کا culture موجود ہے۔ باقی بہت کم مسلمان ملکوں میں اس طرح کا سیاسی کلچر موجود ہے جہاں سیاسی جماعتیں مانی جاتی ہیں' منظور کی جاتی ہیں' موجود ہیں اور ان کی عوام میں اپنے اپنے انداز سے جڑیں موجود ہیں۔ ایسے لوگ آپ کو مسلمان ممالک میں بہت کم ملیں گے ۔ صحافت آزاد ہے۔ جاندار ہے۔ صحافت نے اپنا حق خود بھی حاصل کیا ہے اور اس کا استعمال بھی کر رہے ہیں۔ بہت لوگوں نے مانا ہے کہ ایک active صحافت موجود ہے۔ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے John Fist جو ایک بہت اچھے لکھنے والے ہیں' انہوں نے امریکہ کی ایک organization میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ 9/11 کے بعد جو American Journalism کا حال تھا تو اس کو جب میں compare کرتا ہوں پاکستان کی صحافت کے ساتھ تو میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ پاکستان کے صحافیوں نے American صحافیوں کے مقابلے میں ہمیشہ زیادہ آزادی سے اظہار کرنے کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ تو باہر کے لوگ ہمیں certificate

دے رہے ہیں۔ سکولوں کا ایک جال سارے ملک میں پھیلایا جا رہا ہے اور جناب' سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پاکستان کی geo-political condition ایسی ہے کہ پاکستان کی ہمیشہ ضرورت رہے گی۔ پاکستان کی geo-political condition ایسی ہے کہ پاکستان کی ہمیشہ ضرورت رہے گی۔ اسی حال میں ہم نے بھی کہا تھا اور بہت سارے ساتھیوں نے وہاں سے کہا تھا کہ

To win a war might be easy for America but to have the peace will not be possible

وہ سمجھتے تھے کہ

Vietnam is behind them;Vietnam is now in front of them, as long as they would remain involved the West will remain involved in the mistakes they have committed, from which it will not be easy for them to extricate. The geo-political position and importance of Pakistan will continue.

جمہوریت کے تمام ادارے موجود ہیں اگرچہ پوری طرح چل نہیں رہے لیکن ان سے شناسائی موجود ہے۔ یہ اتنی صفات ہیں جو پاکستان میں' ایک ایسا واحد ملک ہےمسلمانوں کا جہاں پر یہ موجود ہیں۔ جس چیلنج کا ذکر آج بشپ کنٹربری نے کیا ہے ' بالکل درست چیلنج ہے کہ کیا اسلام اور جمہوریت compatible ہے یا نہیں؟ اس چیلنج کا جواب دینے کے لئے اگر کوئی ملک اپنے تمام معاملات جس کا میں نے ذکر کیا ہے اس قابل ہے یا صلاحیت رکھتا ہے تو وہ واحد پاکستان ہے' تو کیوں نہ ہم اس چیلنج کو قبول کریں۔ کیوں نہ ہم اس بات کو مانیں کہ

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

کیوں نہ ہم مل جل کر جمہوریت کی گاڑی کو آگے چلائیں۔ پاکستان وہ مثالی ملک بن جائے جس کے لئے علامہ اقبال نے کہا تھا کہ ہرمسلمان ملک کو اپنے تئیں' اپنے آپ کو بہتر بنا کر ایسا مثالی بنا لینا چاہیے کہ دوسرےمسلمان ممالک بھی اس کی پیروی کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ صدر پاکستان کے خطاب سےہمیں جو بات میسر آتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ چیلنج ہے جسےہمیں قبول کرنا چاہیے۔ ہمیں پاکستان کو صحیح جمہوری ملک بنانے کے لئے قدم آگے بڑھانا چاہیے بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Muhammad Enver Baig: Point of order.

Mr. Chairman: Relating to what is it.

Mr. Muhammad Enver Baig: Regarding the current price increase of daily commodities over the last three months.

Mr. Chairman: Baig sahib, this is a new topic.

جناب محمد انور بیگ: جناب میں آپ کو بتا دوں کہ غریب طبقہ

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کیا بولیں گے۔

جناب محمد انور بیگ: جناب یہ بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں میں مانتا ہوں، میں اس کی اہمیت پر بالکل آپ سے اختلاف نہیں کر رہا ہوں۔ میں طریقے پر کہہ رہا ہوں کہ جس طرح یہ لایا جا رہا ہے اس پر آپ کو عرض کر رہا ہوں۔

جناب محمد انور بیگ: جناب اتنی prices بڑھ گئی ہیں ایک غریب آدمی ---

جناب چیئرمین: آپ کے پاس options ہیں ابھی آپ نے پرسوں ہی تقریر کی ہے اس وقت آپ کر لیتے۔ یہ issue ہی بالکل نیا ہے۔

جناب محمد انور بیگ: یہ کل کی بات ہے۔ کل figures آئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس کا نوٹس دے دیں پھر اس پر کر لیں گے۔

جناب محمد انور بیگ: جناب، میں نوٹس تو دے دوں گا۔ اگر آپ مہربانی کر کے---

جناب چیئرمین: اچھا آپ کتنا ٹائم لیں گے۔

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, I will just not take more than two minutes

Mr. Chairman: O.K.

Mr. Muhammad Enver Baig : Sir, I just like to bring some important prices

جو ایک غریب عوام، آپ اور ہم سب استعمال کرتے ہیں۔ دودھ تینتیس روپے کلو تھا پچیس روپے ہو گیا ہے۔ آٹا بارہ روپے کلو تھا سولہ روپے کلو ہو گیا ہے۔ اشرفی آٹا 145 کا دس کلو تھا 155 روپے ہو گیا ہے۔ گیہوں 1100 روپے کا 100 کلو تھا اب 1200 روپے ہو گیا ہے۔ mutton 180 سے 220 ہوگیا ہے۔ دال کالی چھلکے والی چوبیس روپے کلو کے حساب سے بڑھ کر چھبیس روپے ہوگئی ہے۔ دال ماش بائیس سے بڑھ کر چوبیس ہوگئی ہے۔ جناب کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اتنی قیمتیں بڑھتی جا رہی ہیں ایک غریب آدمی جس کی average تنخواہ تین ہزار روپے یا پانچ ہزار روپے ہے اس کا مہینے کا کچن کا بجٹ ہزار روپے بڑھ جائے گا تو آپ بتائیں کہ وہ کیا کرے گا۔ ہمارے معزز وزیر صاحب کو یہاں پر موجود ہونا چاہیے وہ کم از کم جواب تو دیں کہ بھئی گورنمنٹ قیمتوں کو کنٹرول کر رہی ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین : اسی لئے عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ مجھے پہلے بتا دیتے تو concerned Minister کو ہم ensure کریں کہ یہاں پر وہ موجود ہوں اور آپ کو جواب دیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر اسی لئے میں چاہ رہا ہوں کہ پہلے بات ہو جائے بجائے اس کے کہ آپ بولیں اور وہاں پر جواب نہ ہو۔

جناب محمد انور بیگ : بہرحال جناب آپ مہربانی کریں۔

جناب چیئرمین : یہ convey کر دیں گے ۔ Leader of the House will convey

جناب وسیم سجاد : لیکن مرغی اور انڈے سستے ہوگئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایک اچھی خبر ہے۔

جناب محمد انور بیگ : جناب غریب آدمی کی غذا مرغی نہیں ہے، وسیم صاحب کی غذا ضرور ہو گی۔

جناب وسیم سجاد : نہیں میں غذا کی بات نہیں کر رہا ہوں صرف اطلاع دے رہا تھا کہ

ساری مہنگائی کے دور میں یہ سنا ہے کہ مرغی اور انڈے سستے ہوگئے ہیں۔

جناب محمد انور بیگ ، جناب ویسے بھی سٹیٹ بنک کا یہ statement ہے 40% people are living below the poverty line

جناب چیئرمین۔ مسٹر الیاس احمد بلور، سردار مہتاب احمد، مسٹر امان اللہ کنرانی، نواب ایاز احمد خان جوگیزئی، مسٹر فاروق نائیک ، یہ حضرات موجود نہیں ہیں ، Monday کو انہیں accommodate کرنا مشکل ہو جائے گا ۔ ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔جناب چیئرمین! جنرل مشرف کی 17th January کی تقریر، جس کا مسودہ ہمارے سامنے ہے ، بنیادی طور پر میں اس کے دو پہلوؤں پر کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرکے، ان کا نام لے کر، فوراً ہی ایسی بات کی ہے کہ شاید اس سے بڑی دروغ گوئی کوئی نہ ہو سکے۔ وہ فرماتے ہیں کہ تمام وعدے پورے ہوگئے، حقیقی جمہوریت بحال ہوگئی۔ جناب والا! حقیقی جمہوریت جو بحال ہوئی ہے اس کی مثال میں یہی دے سکتا ہوں، کیونکہ ان کا مستقل پروپیگنڈہ رہا ہے پچھلے تین سال سے، جب سے وہ اقتدار میں آئے کہ ملک میں sham democracy تھی اور یہ sham democracy کسی طور پر قابل قبول نہیں ۔ میں اس sham democracy کو ختم کرکے حقیقی جمہوریت بحال کروں گا۔ حقیقی جمہوریت کی طرف جو ان کے اقدامات تھے ان میں سب سے پہلے غالباً لوکل گورنمنٹ کے nonparty election اور اس کے بعد ان کا دعویٰ ہے کہ 2001 میں جو elections ہوئے، اس سے حقیقی جمہوریت بحال ہوگئی ۔

جناب والا! جس sham democracy کے خلاف انہوں نے مسلسل پروپیگنڈہ کیا اور جس sham democracy کے بارے میں انہوں نے یہ کہا کہ اس نے اس ملک کو تباہ کرکے رکھ دیا، میں اس sham democracy کے چند کردار آپ کے سامنے رکھوں گا کہ اس وقت تو وہ sham democracy کے کردار تھے لیکن آج وہ حقیقی جمہوریت میں کس طرح تبدیل ہوگئے؟

جناب چیئرمین ! اسی کرسی پر اس sham democracy میں جناب محترم وسیم سجاد صاحب بیٹھتے تھے، اس وقت sham democracy تھی ، آج وہ سینیٹ کے Leader of the

House ہیں تو حقیقی جمہوریت ہوگئی۔ اس وقت کے وزیر داخلہ ' اس وقت sham democracy تھی ' آج وہ Leader of the Parliamentary party, Pakistan Muslim League (Q) ہیں تو حقیقی جمہوریت بن گئی۔ اس وقت کے sham democracy کے Commerce Minister آج اس حقیقی جمہوریت کے Interior Minister ہوگئے۔ اس وقت کے sham democracy Speaker of the Provincial Assembly Punjab, کے ' اب حقیقی جمہوریت میں وزیر اعلیٰ بن گئے۔ جناب والا! یہ کیا تبدیلی آئی ہے کہ sham democracy جو اس وقت تھی' اس کے سارے کردار -- جناب والا! میں کتنے نام لیتا چلا جاؤں' میں بیسیوں نام گنوا سکتا ہوں کہ کس کس کے لئے انہوں نے کہا تھا کہ sham democracy ہے اور میں حقیقی جمہوریت قائم کروں گا لیکن چونکہ ان سارے اصحاب نے اپنی پارٹیوں سے غداری کی' اپنے اصولوں کو توڑا' اپنے اصولوں کو چھوڑ کر جنرل مشرف کے ساتھ مل گئے تو حقیقی democrats ہوگئے اور پرانے لوگ جو لوگ باہر رہ گئے وہ sham democracy کے تھے۔

جناب والا! اس سے بڑی منافقانہ بات' اس سے بڑی دروغ گوئی' میری نظر میں کوئی نہیں ہوسکتی ۔ جنرل مشرف نے اپنی ان تمام باتوں کو جو انہوں نے ہمیں ایک آٹھ نکاتی ایجنڈا دیا' جب وہ اس ملک کے سربراہ بنے تو جو جو بات انہوں نے کی' اس کی انہوں نے نفی کی ہے۔

جناب چیئرمین! معذرت کے ساتھ' مجھے کبھی کبھی اپنے دوستوں اور ساتھیوں' ہم ساتھ بیٹھے ہیں ' ایک ہی ہاؤس کے اندر ہیں' نیشنل اسمبلی والوں کے ساتھ ہمارے برادرانہ تعلقات ہیں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ نہ صرف پاکستان کی تاریخ میں بلکہ دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ پارلیمنٹ نے ایک sitting Chief of Army Staff کو ووٹ دے کر صدر elect کرانے کی کوشش کی۔ میں کہتا ہوں کہ وہ election نہیں ہے۔وہ بالکل election کے نام پر Constitution کی violation ہے' Constitution کا قتل ہے ۔ میں آج بڑے ہی افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ پہلی دفعہ دنیا کی تاریخ میں ایک sitting Army Chief of Staff یہ بات claim کر رہا ہے کہ مجھے اس ملک کی Parliament نے vote دیا ہے۔ صدام نے اپنے آپ کو دنیا کی نظر میں میں یہ کہتا ہوں کہ ہم نے تو اپنی نظر میں بھی اپنے آپ کو گرا لیا ہے۔

جناب والا! جمہوریت کیا آئی ہے؟ جمہوریت یہ ہے کہ ہمارے Prime Minister ' میرے بڑے بھائی ہیں' بزرگ ہیں' میرے ان کے ساتھ بڑے خاندانی مراسم ہیں' میں آج ان کے بارے میں کیا کہوں کہ کوئی اقدام ہوتا ہے' کوئی بنیادی decision ہوتا ہے' آج تک ان کو consult نہیں کیا گیا۔ ان کو میرے خیال میں اخباروں سے ہماری طرح پتا لگتا ہے کہ آج یہ ہو گیا ہے۔ پھر جناب! یہ کس قسم کی جمہوریت ہمیں دی گئی ہے۔ ہاں ہم یہاں آتے ہیں' بڑی تقریریں کرتے ہیں اور اپنے TA, DA لیتے ہیں اور گھر چلے جاتے ہیں لیکن اس کے علاوہ اس Parliament کا کام اب صرف rubber stamping کرنا ہے اور ہم جب تک rubber stamp کرتے چلے جائیں گے۔ ٹھیک ہے' جس دن اس Parliament کے اندر سے کوئی بات اس rubber stamp کے خلاف اٹھی تو پھر آپ کی چھٹی کرا کر گھر بھجوا دیا جائے گا۔ کوئی آپ کو نہیں پوچھے گا۔

میں اپنے دوستوں سے appeal کروں گا' election جس طرح بھی ہوئے' ہم نے اس پر بہت سی باتیں کی ہیں۔ Election کے اندر جو کچھ ہوا وہ اپنی ایک الگ مثال ہے۔ Pre-election کیا ہوا' election کے اندر کیا ہوا' election کے بعد کیا ہوا' اس کے باوجود ہم elect ہو کر آ گئے۔ میں اپنے ذاتی دوستوں اور ممبران سے یہ کہوں گا کہ خدا را ایسے اقدامات مت کریں کہ جس سے ہم اپنے پاؤں پر کلہاڑی خود مار رہے ہیں۔ بعد میں ہم سے کسی نے نہیں پوچھنا لیکن آج یہ وقت ہے اس وقت یہ کہنا بنیادی بات ہے کہ جمہوریت کسی بھی طور پر بحال نہیں ہو سکتی جب تک ہم اس system سے باہر نہیں نکلیں گے اور جب تک جنرل مشرف وردی اتار کر اپنے آپ کو اس constitution کے تحت جو 1973 کا constitution ہے جس کو envisage کیا تھا۔ یا جو 12 october, 1999 کو تھا اس کے تحت جب تک وہ elect ہو کر نہیں آتے اس وقت تک ہم ان کو کسی طور پر بھی President accept کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! آگے چل کر انہوں نے دو تین باتیں فرمائی ہیں اور چار خطرناک الزامات کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ پہلی بات انہوں نے یہ کی ہے کہ ہمیں دہشت گردی پھیلانے کا ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے۔ جناب! میں ان کو 24 سال پہلے لے جانا چاہتا ہوں جب افغانستان

کے اندر یہ جنگ چھڑی۔ جناب چیئرمین! اس وقت جن لوگوں پر آپ دہشت گردی کا طعنہ مار رہے ہیں، جن کو آپ دہشت گرد کہہ رہے ہیں، اس وقت کچھ لوگ تھے جن کو افغان experience تھا انہوں نے مخالفت کی تھی۔ اس وقت بھی یہ کہا گیا تھا کہ اس افغانستان کی war کے نتیجے میں جو پاکستان کے اوپر اس کے اثرات نکلیں گے وہ تباہ کن نتائج ہوں گے اور وقت نے ثابت کیا کہ اس افغان war کے جو نتائج نکلے یا اس افغان experience نے ملک پاکستان کے fabric کو بالکل تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ جناب! اس وقت یہی لوگ تھے جنہوں نے کہا کہ افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ صحیح ہو رہا ہے۔ جس چیز کو آج دہشت گردی کہا جا رہا ہے، اس وقت پاکستان کی فوج نے آگے بڑھ کر اس کو support کیا۔ کیا آج جنرل مشرف ہمیں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ جو اقدامات تھے اس سے وہ اپنے آپ کو دور کر رہے ہیں۔ نہیں جناب! یہ بات نہیں ہے۔بات یہ ہے کہ اس وقت جہاد کے نام پر پاکستان کے اوپر 11سال ایک شخص نے حکومت کی اور آج جنرل مشرف *anti Jihad* کے نام پر 11 سال پاکستان پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ جناب یہ بات آج قبول کرنی پڑے گی، یہ double standards نہیں چل سکتے۔ ہر چیز کو national interest کے اندر آپ carpet کے نیچے نہیں دے سکتے ۔ یا تو اس وقت جو کچھ ہوا وہ غلط تھا یا آج جو کچھ ہو رہا ہے وہ غلط ہو رہا ہے۔ اگر وہ صحیح تھا تو آج غلط ہے، اگر وہ غلط تھا تو پھر آج صحیح ہے لیکن آج تک ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ جو کچھ اس وقت ہوا وہ غلط تھا یا آج غلط ہے۔ دونوں صحیح نہیں ہو سکتے اور ہم کسی بھی طور پر، کسی بھی حکمران کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ اگر ضیاء الحق جہاد کے نام پر حکومت کرتا رہا ہے اور آج چونکہ international حالات بدل گئے ہیں تو anti جہاد کے سلسلے میں ایک نیا جنرل آیا اور ہمارے سروں پر آ کر بیٹھ گیا۔ ہم اس بات کی قطعی طور پر اجازت نہیں دے سکتے۔ آپ پیچھے کیوں جاتے ہیں، میں 2000-2001ء پر آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اسی افغانستان، کابل کے ایئر پورٹ پر ایک جہاز اغوا ہو کر آتا ہے اور ایک شخص جس کا نام ہے مولانا مسعود اظہر، اس جہاز کے اغوا کنندگان کہتے ہیں کہ جی ہمیں مسعود اظہر کی Indian jail سے رہائی چاہیے۔ وہ رہائی ملتی ہے، وہ شخص پاکستان آتا ہے، اس کا باقاعدہ استقبال

ہوتا ہے۔ کلاشنکوف کے سایوں میں وہ باقاعدہ جلوس نکالتا ہے۔ وہ جناب! ایک تنظیم "جیش محمد" کا سربراہ ہے۔ اس وقت تو آپ اس کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ جلوس نکلے، کلاشنکوف کے سائے میں وہ سارے جلوس نکلے۔ آج آپ جیش محمد کو ban کرنے جا رہے ہیں۔ اس سے بڑی منافقت کیا ہوسکتی ہے جناب۔ یہ میں جنرل مشرف کی بات کر رہا ہوں۔ میں کوئی ضیاء الحق کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں ان کے time کی بات کر رہا ہوں۔ جناب! 11 ستمبر 2001ء کو کیا ہوا کہ جہاد بھی ختم، جیش محمد بھی ختم، لشکر طیبہ بھی ختم، کشمیر بھی ختم، ہر چیز ختم، ہر چیز ختم، تو یہ کیا تبدیلی آئی ہے 11 ستمبر اور اس کے درمیان میں۔ تبدیلی یہ آئی ہے کہ ایک واقعہ ہوا ہے اور اس واقعہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک شخص آمرانہ نظام دوبارہ اس ملک میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ جناب اس ملک کے جمہوریت پسند لوگ، جس طرح انہوں نے ضیاء الحق کے خلاف جدوجہد کی تھی، اسی طرح وہ جنرل مشرف کے خلاف جدوجہد کریں گے اور کبھی بھی اس کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ اس قسم کی حرکت یہاں پر پاکستان میں کرے۔

جناب! یہ ہیں منافقتیں اور یہ ہے duplicity۔ آج بات کشمیر کی ہو رہی ہے آج اور وہاں پر یہ کہا جا رہا ہے کہ جی ہم پر الزام ہے کہ ہم Line of Control پر دہشتگردی کر رہے ہیں۔ جناب! ہم دور نہیں جاتے، میں پھر ضیاء الحق پر نہیں جاتا یا میں پھر پیچھے نہیں جاتا۔ 2001ء سے پہلے جنرل مشرف کی مظفرآباد میں اپنی تقریریں ہیں Azad Jammu and Kashmir Legislative Assembly کے joint session میں ان کی تقریر ہے، مظفرآباد میں کھڑے ہو کر انہوں نے دونوں مکے اور ہاتھ لہرا کر کہا تھا کہ ہم دیکھ لیں گے کہ ہندوستان کیا کرتا ہے۔ جناب! اب کیا تبدیلی آئی کہ وہ جو مجاہد تھے، جن کو ہم نے ساری عمر تسلیم کیا کہ وہ مجاہد ہیں اور پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں کشمیر میں۔ کیا تبدیلی آئی 11 ستمبر کو کہ وہ سب مجاہد بھی اب واپس آگئے ہیں اور Line of Control پر دہشتگردی کا الزام بھی آپ نے اپنے اوپر لے لیا ہے۔ بنیادی تبدیلی جناب! یہی ہوئی ہے کہ 11 ستمبر کے بعد حالات بہت بدل گئے اور ان حالات کا ----28 دسمبر 1979ء میں جب روسی فوج آئی تو افغانستان کے حالات بدلے۔ اس وقت کے dictator نے اس سے فائدہ اٹھا کر پاکستان کے عوام کی جمہوری امنگوں کو crush کیا اور آج ایک اور opportunity ملی ہے۔ ایک اور dictator اس واقعہ سے فائدہ اٹھا کر پاکستان

کے عوام کی امنگوں کو crush کرنا چاہتا ہے اور کوئی بات نہیں ہے۔ کھیل اقتدار کا ہے۔ کوئی دہشتگردی کا کھیل نہیں ہے۔ کوئی کشمیر cause کا کھیل نہیں ہے ۔ Nuclear Scientists کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہے' بنیادی بات یہ ہے کہ یہ اقتدار کا کھیل ہے اور چونکہ جنرل مشرف یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ ہی اس کو اقتدار دے سکتا ہے اس لئے وہ ہر کام کرنے کے لیے تیار ہے جو اس کو امریکی کہتے ہیں۔

تیسری بات وہ جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے بارے میں کہتے ہیں۔ جناب وہ خود ٹی وی پر آئے۔ شیخ رشید صاحب نے یہاں آکر بیان دیا۔ میں معذرت چاہتا ہوں شیخ رشید صاحب سے کہ حکومت ان کو اسی وقت استعمال کرتی ہے جب ان کو کوئی cover up کرنا ہو' spin دینا ہو' وہ spin doctrine کا کام کر رہے ہیں۔ کوئٹہ کے واقعہ کے بارے میں اس دن جو انہوں جو بات کی کہ میں نے صرف تعداد کم بتانے کی کوشش کی یعنی اس دن ان کو اور کوئی کام نہیں تھا صرف یہ explain کرنا تھا کہ کس طرح Information Ministry نے کم دکھایا اس تعداد سے جو حقیقی تعداد تھی جن لوگوں کی death ہوئی ہے ۔اس دن بھی نیوکلئر کے حوالے سے انہوں نے صرف اس چیز کو cover up کرنے کی کوشش کی' ہم اس وقت کچھ نہیں بولے۔ لیکن وقت آج بتا رہا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ڈاکٹر قدیر خان کو معاف کردیا ۔ اگلے دن بیان آیا کہ نہیں معافی conditional ہے ۔آپ نے کہا کوئی ہم سے کچھ نہیں پوچھ رہا۔ پاول وہاں سے اکیاسی دفعہ جنرل مشرف سے ٹیلیفون پر بات کرچکا ہے اور ہمیں یقین دلایا گیا اور قدیر خان کے بارے میں ہمیں پتا ہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے ۔اس نے کہا ہے کہ Government of Pakistan اس بات کی پابند ہے کہ وہ ہمیں بتائے کہ ڈاکٹر قدیر کیا کہہ رہا ہے ۔

جناب والا! بات وہیں آتی ہے جو جو issues انہوں نے identify کئے ہیں آج intolerant society کے الزام ہم پر لگ رہے ہیں ۔ کس نے اس intolerant society کو create کیا ہے ۔پاکستان کی intelligence Agencies کا اس میں کیا کردار رہا ہے ۔ آیا انہوں نے یہ جان بوجھ کر ہمیں intolerant society بنایا ہے ۔جن لوگوں نے اس وقت ان کے خلاف بات کہنے کی کوشش کی کہ آپ یہ نہ کریں خدا را نہ کریں پاکستان کا image تباہ ہو رہا ہے ۔پاکستان کی سوسائٹی تباہ ہو رہی ہے' پاکستان کی civil society کی بیخ کنی ہو رہی ہے

کسی نے اس وقت ہماری بات نہیں سنی اور یہی کہا گیا کہ نہیں یہی درست ہے ' یہی national interest ہے ۔ اگر اس وقت وہ national interest تھا تو آپ آج کیوں رو رہے ہیں ؟ مجھے یہ بتائیں آپ کیوں رو رہے ہیں ؟ اگر وہ national interest اس وقت تھا تو آج national interest کیوں تبدیل ہو رہا ہے ۔

جناب چیئرمین ! بنیادی بات صرف وہی ہے جیسا میں نے پہلے کہا اپنے اقتدار کو تحفظ دینا ' اس کو دوام دینا اور اس ملک کے اندر ایسی صورت create کرنا جو اس ملک کے عوام کے expression کو ' جمہوریت کو crush کرے اور کچھ نہیں ہے ۔ یہی جنرل مشرف کا مطمع نظر ہے اسی ایجنڈے پر وہ کام کر رہے ہیں ۔ اگر وہ سمجھتے تھے کہ تین سال کے بعد اس ملک میں وہ حقیقی جمہوریت نافذ کرنی ہے اگر اس ملک میں انہوں نے federalism کو آگے بڑھانا ہے ' اگر جو صوبائی عدم توازن پیدا ہو گیا اس میں توازن پیدا کرنا ہے تو ان کو چاہیے تھا کہ وہ اس ملک میں fair and free election کراتے اور عوام کو موقع دیتے کہ وہ اپنی صحیح حکومت منتخب کریں ۔

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیں ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب وقت کا بالکل مجھے خیال ہے ۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ تھوڑا سا آپ میرے ساتھ indulgence show کریں گے ' میں جلدی ختم کرنے کی کوشش کروں گا ۔ تو اس کو اس وقت یہ سوچنا چاہیے تھا کہ ملک کے اندر دہشت گردی بڑھ رہی ہے ' اگر کشمیر کی control line سے دہشت گردی ہوئی تو کون کشمیر آپریشن کو کنٹرول کرتا ہے ؟ سویلین حکومت ہو یا فوجی حکومت ہو کون کشمیر آپریشن کو کنٹرول کرتا رہا ہے ؟ اس ملک کی ISI ' وہ جواب دے آکر کہ اگر دہشت گردی ہوئی تو کیوں ہوئی ؟ جنرل مشرف اور لوگوں سے کیوں پوچھ رہے ہیں ' کیوں الزام لگاتے ہیں انتہا پسندوں پر ۔ کیوں ان کو الزام دے رہے ہیں ؟ کیونکہ آپ نے خود ' لشکر طیبہ مرید کے میں کس نے بنائی ؟ جیش محمد کس نے بنائی ؟ میں معذرت کے ساتھ کہہ رہا ہوں اپنے تمام دوستوں سے میں معذرت سے کہتا ہوں کوئی تو آکر جواب دے کہ یہ جو mushroom growth ہوئی ان عناصر کی اور ان تنظیموں کی وہ کس نے کرائی ؟ کیوں

آپ آج ان کو الزام دے رہے ہیں کہ آپ یہ کر رہے ہیں اس لئے کہ آپ نے ان کو خود protect کیا ۔ آج آپ ایک دم U turn مارتے ہیں اور پھرکوئی نئی بات جناب! کس طرح قبول کرلیں۔ یہ کہتے ہیں کہ فوج بدنام ہو رہی ہے اگر فوج بدنام ہو رہی ہے تو کبھی سوچا ہے آپ نے کہ کیوں بدنام ہو رہی ہے ؟ اس لئے کہ انہوں نے اس ملک کی سیاست کے اندر اتنی مداخلت کر دی ہے میں پھر یہی بات کہتا ہوں کہ ضیاء الحق کے خلاف ساری زندگی ہم نے جدوجہد کی لیکن کیوں فوج کا کردار مسخ ہوا ہے ؟جو فوج کی درگت بنی ہے وہ آج بنی ہے وہ جنرل مشرف کے اپنے حوالے سے بنی ہے ۔ہم سنتے تھے کہ ISI کی آپریشن یہاں اسلام آباد میں ہوتی ہے یا بڑی بات ہے کراچی میں ہوتی ہوگی۔لیکن میں آج آپ کو بتاؤں کہ یونین کونسل level تک ' تحصیلوں میں ہر جگہ ان کی مداخلت ہے ۔فوج کے بارے میں کہاجاتا ہے کہ جناب! یہ تو سب سے بڑا قبضہ گروپ ہے۔ آپ پشاور' لاہور' کراچی چلے جائیں' جو prime location ہے جو prime location کی زمین ہے کس کے پاس ہے؟ آپ کہتے ہیں فوج بدنام ہو رہی ہے۔ کیوں نہیں بدنام ہو گی؟ آپ سب postings لے لیں پاکستان کی civil bureaucracy کے اندر۔ پہلے وہ وہاں سے نکلتے ہیں' civil bureaucracy کے اندر آتے ہیں اور سارے civil institutions پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں فوج بدنام ہو رہی ہے۔ کیوں نہیں بدنام ہو گی؟ جناب! فوج اس وقت تک بدنام ہوگی جب تک وہ اپنے حقیقی اہداف کی طرف نہیں جاتی۔ اس کا حقیقی کام borders پر ہے۔ اگر جنرل مشرف-----' ٹھیک ہے جناب! ہمارے ساتھ جو ہونا ہے' ہونا ہے لیکن اس وقت تک فوج بدنام ہوتی رہے گی جب تک وہ واپس borders پر جا کر اپنا حقیقی کام نہیں کرتی۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جب تک وہ غیرحقیقی کام کرتے رہے گی' بدنام ہوتی رہے گی۔ ہم جیسے دوچار سر پھرے دیوانے اٹھیں گے اور ہر وقت ان کو یہی کہیں گے' ان کو بتائیں گے ان کو سمجھائیں گے کہ جناب یہ آپ کا کام ہے۔ آپ یہ کریں اور یہ نہ کریں۔

اس حقیقی جمہوریت کا صرف ایک ہدف تھا جناب! اپنے اقتدار کو دوام دینا اور اقتدار کو

دوام کس طرح دینا ہے؟ اس ملک کی حقیقی قیادت ملک سے باہر بیٹھی ہے۔ چاہے وہ بے نظیر بھٹو کے روپ میں ہو، چاہے وہ میاں نوازشریف کے روپ میں ہو۔ میں آج قاضی حسین احمد صاحب اور مولانا فضل الرحمن صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کھل کر یہ بیان دیا ہے کہ ان کو واپس آنا چاہیے۔ پھر یہ کہیں گے کہ وہ خود کیوں نہیں آتے؟ میں یہ کہتا ہوں کہ الیکشن میں آپ نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ Regulations, Rules, Constitution کی اتنی violations اتنی قباحتیں، آپ پاکستان کے اندر پہلی مرتبہ یہ قانون، آئین بنانے جا رہے ہیں کہ ملک کا جو دو مرتبہ وزیراعظم بن چکا ہو وہ وزیراعظم نہیں بن سکتا۔ آپ کو کس نے اختیار دیا ہے؟ جب دیکھا کہ وہ وزیراعظم نہیں بن سکتیں تو قومی اسمبلی میں بھی اس کو روکنے کے لیے آپ یہ قانون لاتے ہیں کہ absconder ہے۔ absconder الیکشن نہیں لڑ سکتا اور اس کو آئین کا حصہ بنا دیتے ہیں۔ جناب! آئین اور قانون کے ساتھ ایسا گھناؤنا کھیل آج تک نہیں کھیلا گیا۔

Mr. Chairman: Please conclude.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: بہت مہربانی جناب، بہت شکریہ۔ آخر میں آپ کو یہی کہوں گا کہ اقتدار کا کھیل ہے، جمہوریت کا کوئی کھیل نہیں ہے۔ ہم سارے اس episode کے کچھ کھلاڑی ہیں، اپنا کھیل ہم کھیل ہی رہے ہیں۔ بات اپنے اقتدار کو دائمی دوام دینے کی ہے، چاہے وہ یہ institutions قائم کر کے ہو، چاہے وہ nuclear scientists کو بدنام کر کے ہو، چاہے وہ جو دہشت گردی خود کراتے رہے اس کی بیخ کنی کرنے کے لیے ہو، چاہے کشمیر کے issue سے اور چاہے India کے حوالے سے، بات اقتدار کو دوام دینے کی ہے۔ لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس ملک کے اندر ایسے سر پھرے موجود ہیں، ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کے ہر غیر جمہوری اقدام کی مخالفت کریں گے، چاہے وہ فوجی وردی میں بیٹھیں، چاہے وہ فوجی وردی کے بغیر آئیں، ان کا مکمل مقابلہ ہو گا اور اس وقت تک مقابلہ ہوتا رہے گا جب تک اس ملک کے اندر حقیقی جمہوریت بحال نہیں ہو جاتی۔ بہت مہربانی، بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Mrs. Kalsoom Perveen, Mr. Tahir Iqbal, Eng. Rashid Ahmed Khan, Mr. Mohammad Ajmal Khan, Mr. Sarwar Kakar, Mr.

Javed Ashraf.

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Mr. Chairman, the Presidents' Address is an occasion where the Head of the State gives his policy, gives guidance and it is supposed to be debated in the sense that whatever guidance he has given, a certain line of action has to be given by the Houses of the Parliament, so that the Government could act on it. I am afraid, in Senate, which is the Upper House, the debate generated into political points scoring. Frivolous, at times even ridiculous, painting everything into black and white, I think sanity needs to prevail. We should not just be obsessed with army baiting and Musharraf hating and that, most of the time was what we heard from across the aisle. We have short memories, we forget what brought Musharraf into power. Did he come of his own accord? If we look back into 1999, what do we see? We see that the Prime Minister had gotten rid of the President, the Chief Justice, had forced one COAS to resign and was now asking another to quit who was a COAS of his own choice and yet the Prime Minister wanted to sack him. The faith in the Government was absolutely sunk to zero with the schemes like

ملک سنوارو، قرض اتارو۔

and the money then not even being accounted for as to what was collected, where, how much and where did it go? F.C. deposits were frozen. The people lost confidence in this country's policies and that confidence has yet to be restored. It has not come back as far as the

investment is concerned despite all the increase in the deposits, despite whatever we have done. Those foolish decisions have caused this country very dear.

Law and order was in shambles. Opposition, those who shouted so much a little while back were preparing for a long march to get rid of the one that they want now to come back, because they have joined hands together with one now abroad So, now they are demanding that he should come back. They were in the forefront at that time not only distributing sweets when he left but also demanding while he was in power that he should be gotten rid of and approaches were made to this very Musharraf again and again by them that please get rid of this man. He is a menace. These were the pleas being made by the then Opposition.

Sir, we talk about freedom of press and we said that this man is a dictator. Never before has the Press been so free. Nobody has been jailed. Nobody has been asked for accounts for income tax and so on. Please, have you forgotten what happened to some of the newspaper owners at that time? How the journalists were jailed and tortured because they dared to write something against the then intended *AMEER-UL-MOMENEEN*. Fifteenth amendment was being pushed through having silenced the Parliament through fourteenth amendment. Now preparation was being made to push in fifteenth amendment which would have made him *AMEER-UL-MOMENEEN* and I wonder, what would have been the result of his today's partners in the ARD if that had taken place and if Musharraf had not at that time been brought, by circumstances, into power.

Sir, we were accused of fudging at international level. The Prime Ministers had to face very embarrassing situation. One Prime Minister had to leave the office of the President of IMF extremely annoyed because figures were presented to her about the fudging that had taken place in the financial figures and the Financial Advisor was sacked after she returned. The other Prime Minister was told that you people indulge in fudging, therefore, for you, the interest rate will be so much which was much higher than the rest of the world. This was the faith in Pakistan's economy. Sir, we have come a long way from that desperate situation where we can look forward to a bright furture today. I will not go into the financial picture because everybody knows what the financial picture today is and I will accept that we still have to have betterment in micro-economics because benefits of this stability at the macro level have yet to get down to the poor people and the unemployment has to be deterred. There is no doubt about that but let us not, at the same time, write off what has been achieved. Hard decisions were taken throughout the tenure of President Musharraf. I will not go into many of his achievements for God knows they are too many. If you are not blind or hypocrite you have to acknowledge what was achieved in the last three to four years.

We should concentrate on the speech because that is the main thing. Sir, it was not a normal routine speech. It was not normal in the sense and that did not go into small little issues for he could have listed many of them which he has acheved but he highlighted the four

perceptions which face us in the world today and these four perceptions do not mean that he is accepting that we are doing it. Some of my friends did not even understand what perception is and they said President Musharraf has accepted that Pakistan is doing this. No sir, he did not accept any of them. What he did say that look! the world is accusing us of this. I will start with Afghanistan. He said world is accusing us of interference in Afghanistan. Afghan Government also accused us. Some of my friends sitting over here know that even lately some of the intrusions across the border took place from Baluchistan where the Taliban remnants had come and taken refuge in our refugee camp and some have taken place from the tribal areas where they took refuge with the tribal people. We have to clear ourselves of this blame becuase across the international border, nobody allows anybody to step across.

Sir, the Afghan situation is not of our making but it has been thrust on us. And I will take you back slightly and for those who say that we made a mistake that we fought the Afghan Jihad against the Soviet Union. I think if it had not been done and Soviet Union forces were sitting on our borders in the West when India brought forces on the East, what would have been the state of Pakistan. I think they were wise people who managed to get rid of Soviet Union from Afghanistan. It was very courageous because when Pakistan took that decision, Americans were nowhere on the scene, they joined us later and let me also give credit, although it was claimed that we were warning at that time that this would lead to this and this. No, sir, the first organization, the first contact with

the Jihadi commanders was made by Naseer Ullah Babar. I want to give credit to him. I would like to give credit to Zulfiqar Ali Buttho who initiated this to start this because he felt the danger which was looming on our horizon in Afghanistan. Yes, General Zia-ul-Haq organized the Jihad but it was for the safety of Pakistan itself becuase if the Soviet Union had not been checked in Afghanistan, nothing would have stopped them from then making Pakistan as the next target. We fought that Jihad, Geneva Accord was signed. The fault was that, thereafter we should have totally disengaged and left the Afghans to themselves; let them sort out their own affairs. That did not happen. We tried to make peace in Afghanistan. One of our Prime Ministers was personally involved and again and again he met the Jihadi commanders. Sir, the type of people that we were dealing with, they signed the treaties that we will not fire at each other and they would do it again. They went to *Khana-e-Kaba* and swore over there that we would not fight and just as they came back, started the fight again. What did this lead to? Somebody blamed from this side that General Babar or head of a religious party was responsible for bringing Taliban in. No, sir Taliban were product of the circumstances created by these Jihadi commanders. There was a resentment wave amongst the people of Afghanistan against the atrocities by these *Jehadi* commanders because it degenerated into a power struggle.

Pakistan did not create Taliban Let me make it very clear. The first contact which Gneral Babar made with the Taliban was after they had captured Kandhar, after they had taken half of Afghanistan. One of our

convoys had been ambushed, he had to get that released. then he made contact with the Taliban. So, he had nothing to do about training them or providing logistics to them. Same is true of the leader of the religious party. He made contact with them when they came over here on a visit having taken control of half of Afghanistan. Sir, circumstances brought them into power and initially they brought peace to Afghanistan. Yes, it is subsequently that they created bad will against them. They lost their goodwill that they had because they mixed up their tribal culture with religion and imposed it on Afghanistan as a new Islam, as the religion which was an extremist form of Islam which they imposed. That is what created the problems.

Sir, let me also over here,.highlight another point that today lot of people said that why are we throwing out these Alqaida people out from the tribal area and lot of fire was directed at President Musharraf from the Opposition. Let me point out that first time this very action was taken against Alqaida was in 1994 when it was the government of one of the Opposition parties. The Alqaida had taken refuge in Peshawar and we were being accused of terrorism through them because they were fighting against their own governments. In the forefront to have Pakistan declared a terrorist state was Egypt and Algeria. Muslim countries or Muslim Umah . and they were right because even the killers of Sadat had taken refuge in Peshawar. They were living in Peshawar and I think a very wise decision was taken in 1994 by the then government and the Arabs were given notice that either you leave Pakistan or we will apprehend you and hand

you over to your own countries. They left Pakistan and they went to Afghanistan and that is why Alqaida took birth in Afghanistan. Otherwise , it would have taken birth in Peshawar and we would have been the host to Mr. Osama and we would have been the target of the international reaction that took place. We can not allow it to re-occur. We can not allow them to come back and now make a new base in the tribal areas. Sir, we have to free ourselves of this perception. Afghans are best left alone. We may have interest in what the share of the Pukhtoon should be or what share of the other community should be but they are quite capable of sorting it out amongst themselves. And I think, we should leave it at that. Let them sort it out and those who say it is our responsibility, no sir, it is not our responsibility. They have always considered themselves a sovereign country. We should treat them as such. They have jailed every Pakistani who entered Afghanistan's border without visa or passport. No matter which year it was and which government was in power over here. We on the other hand have allowed millions to come in with no visas and passports. Sir, our generosity and our hospitality should also end. We should start asserting ourselves as a sovereign State. For how long we will be the host to everybody in the name of Ummah. We have allowed Bengalis to come in. We have allowed Burmese to come in. We have allowed Afghans to come in. Karachi which was a beautiful city, has become a hard bed of international intriguers, fighters and terrorists. Why? Because we have been weakened. We have not taken action. Sir, I think, the concept of *Muslim Ummah* has been taken too far. You try enter

into any Muslim country and say I am citizen of Ummah. They will throw you into next bus that is coming to Pakistan and deport you. They have deported hundreds and thousands of Pakistanis who have said, we are Muslim brothers, but they did not have the necessary visa or documentation. Sir, in this world everybody asserts himself as Iraqi, as Syrian, as Egyptian. We need also to assert ourselves as Pakistanis. We should not be the only champions of *Ummah*. We can be champions of *Ummah* when we are strong enough. Let us first make Pakistan strong. We say

پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔

Qilla which is built on sand? What sort of *Qilla* is it? Let us first build it on firm footings. Let's first make this country strong. Then we can say

اسلام کا قلعہ ہے۔

Then we can harbour others and help others. Otherwise what help will we give to *Ummah?* I know, what help they gave to us, when Indian forces were on our borders, I went as the emissary of the President and approached these our so-called Muslim brothers. Baring one or two, nobody was even ready to give a statement that Indian Forces should withdraw. Nobody was even ready to give the statement that both sides should withdraw. This is the Muslim *Ummah's* support? Sir, let us concentrate to make Pakistan strong first. Then we should talk of *Ummah*. First things first. Then was President wrong in saying that we are accused of terrorism and extremism? What type of people have we been breeding? Sir, we cannot close our eyes from the reality. What happened in Quetta, is

in Quetta, is shameful but we cannot say, external forces did it. American Ambassador went on a visit and therefore, it was done. The Indian Consulate in Afghanistan has done it. Sir, Indian Consulates are there, yes. They would try to do it, but whom do they use? They use your Muslims of Pakistan. Their agents are your Muslims in Pakistan. We have caught hundreds of them. Sometimes for two hundred rupees a man is ready to do a bomb blast and blow up his fellow citizens and his fellow Muslims. These are those extremist organisations. We talk of *Jaish-e-Muhammad*. Sir, why are we shy of naming it? Why are we shy of saying that *Jaish-e-Muhammad* killed innocent citizens in Kashmir. They were accused of attacking the Parliament of India. They were involved in the killing of Daniel Pearl. They were involved in attack on the President. What sort of organisation is it? What is *Lashkar-e-Jhangvi* except product of hate. Some of our *Madarassas* and let's not say that it does not happen, it is a fact. they teach *Shia Kafir* or *Sunni kafir* and if you kill, you go to *Jannat*. It is the zombies that these *Madarasas* produce who are doing this killing. Let's face the facts as they are. There are excellent *Madarassas* and there are horrible *Madarassas*. There are ten thousand *Madarasas*. Not more than a hundred or so are indulging in this hate campaign. The Government has to take action. The Government has not taken action, none of the Governments and I am talking of the past, none of the Governments had the guts to take action against these people who have been demanding, who have been teaching people "to kill".

Sir, if we say *Madrassas* Ordinance, alright, it is an excellent

Ordinance. What you are doing is, you are aiding the *Madrassas*, to bring the modern subjects in also, so that the person who is produced over there is not dependent on becoming an *Imam Masjid* alone. After all, there are lacs of students, how many masjids will you create to accommodate those people? When you are unable to do, then where do they go? They go into these *Jihadi Tanzeems* or they go and start doing this sort of a thing.

Sir, by introducing these modern subjects Government was to bring them into the mainstream. Let there be mix of religious and modern subjects in the mainstream. Somebody sitting over here or in our offices are to be also expert of religion. Let us not deny the truth, we have denied the truth through the *Madrassa* system at present but *Madrassas* have refused to get registered. Why? What have they to hide? They should be made to register. Those who are good, they should register, why not?

Sir, they say that foreign students have been banned from these *Madrassas*. All the Government has done is that they have asked the foreign students who come over here, should have NOC from their own Governments. Because these Muslim Governments have accused Pakistan, that our terrorists are hiding in your *Madrassas*. How do we overcome this perception? We can only overcome it by having these foreign students after NOC from those Governments. Otherwise if we are harbouring them we are doing something wrong. So let us do it. Let us do away with this perception which is coming from abroad and which we are faced with and which the President has rightly highlighted that this is a

perception

Sir, how come? Is it circumstantial that every terrorist who landed anywhere in the world happened to have taken off from Karachi, whether it was shoe bomber, whether it was the mastermind of Trade Centre. Anybody who has indulged in, even in bomb blast in Bali and so on, have been to Pakistan. What is there in Pakistan, why are they coming over here? If there is something let us eliminate it. Face the facts.

Sir, we are accused of cross border terrorism and here people have tried to say that the Government has abandoned the support to Kashmir. No sir, the Government can never do it. Two things are very dear to all Pakistanis "Kashmir and Nuclear". Government has not abandoned Kashmir but let me take you back. This Kashmir struggle was not started by the ISI or Pakistan. Kashmir struggle was started indigenously in 1989 because of the Indian doings in Kashmir. *Hizbul Mujahideen* which is the main group fighting in Kashmir, has given thousands of lives. They are all genuine Kashmiris. I salute them for their fight against the oppression of India. Let us not brand them also with the other terrorists.

(thumping)

Sir, but it is at the same time wrong if organizations which indulge in terrorism like this *"Jash Mohammad"* are allowed to go in and ruin the struggle of *Hizbul Mujahideen*. They have given a bad name to the independence movement in Kashmir. Whosoever has done it, I think, it was wrong and it is time that it must be stopped because these people went in, they killed the civilians, they brought a bad name to the

independence movement. They have created rift amongst the Kashmiris. Sir, the Kashmiri Leadership today is extremely wise. APHC and particularly Syed Ali Gillani and others, they are very well respected and wise people but these organizations have played havoc in Kashmir. We need to control these people so that Kashmir struggle can survive but then you have to do it with *"Hosh"* and not *"Josh"* alone.

Sir, what was the aim of this struggle? Let me put it to you. The aim of this struggle was to bring India to the table. If somebody thinks that by these few thousands fighting over there in Kashmir were to liberate Kashmir. No. Sir, this was never the aim. You can never do it. After all they were faced with seven lac troops but they made life hell for those seven lac troops and if India has come to the table, it is because of sacrifices of those thousands of bodies that are buried today in Kashmir. We have succeeded in our aim of bringing India to the table and asking them to talk about Kashmir so aim behind this struggle has been achieved. Those today who talk of President Musharraf giving up Kashmir. Let me quote an incident to you sir. One of the Prime Ministers asked me that look India has passed a resolution on Kashmir and saying that Kashmir is our integral part and they have done it. The entire Assembly has voted on it, both sides. Let us also do it in Pakistan. So. I approached the other main opposition party, the future Prime Minister, that you would also agree, that we have a joint resolution and the answer was what is in it for me or for us. What will be the *quid pro quo* if we support the government on Kashmir. Sir, this businessman mentality was even extended to

Kashmir. They wanted their cut for supporting the government on Kashmir. Today, we talk about Kahsmir and we say that the President has abandoned it, he has not abandoned it; he has said, the resolutions of the U.N still stands. He has not said that they do not stand. Sir, if Inidia does not seriously negotiate, what stops you from restarting your independence struggle? The Kashmiris are giving time to India. They want to see the sincerity of India. They have done it themselves earlier, they will do it again. But lets not get this struggle a bad name by having cross border people and getting the entire world to focus and dub this independence movement as terrorist movement but unfortunately that is what has happened.

Mr. Chairman: Please keep in mind the time frame.

Lt. Gen.(Retd.) Javed Ashraf: Right sir. Lastly, I will talk very briefly about the nuclear issue and nuclear non-proliferation. The President has made it very clear that we will safeguard our nuclear assets at all cost, there is no sell out on that. Sir, but individuals are human beings, they are fallible. If an individual and lets count the numbers, they are just three or four. There are six thousand scientists and let me also point out that this group is not responsible for the whole programme. They are only responsible for a part of the programme. The rest of the programme was done by others. they are still there. So, nothing will happen to the programme. There is no roll back. The programme will continue *Inshallah* and Pakistan will go from step to step in our nuclear

efforts. If some body has accepted his guilt or let's say he has taken the blame, he has saved the pressure on Pakistan. He has not necessarily done it on a gun point. But, I think, if he did it because he realised that he has made a mistake, let's. give him credit for that and let's not take the credit away from him by saying no, he was forced to do it.

Sir, we have to correct this image of Pakistan, that's what President has asked. We have to make it a modern, progressive Islamic state and not a nursery, sanctuary and fountain head of terrorism in the world. The President has shown the path of enlightened moderation and I think, if my friends look beyond their prejudices and their hate, they would also see the reality which stares us in the face. May God give us the wisdom to understand and courage to accept this reality. Sir, in times of crisis great nations stand to unite, differences between government and the opposition are set aside and a united front is offered.

Let us ask ourselves, do we measure up to it or do we want to make Pakistan a great country or are we happy to be confined to dust bin of history. A question Mr. Chairman, today staring in the face, it begs for an answer. I hope that we, on both sides of the divide, will be able to find it through collective wisdom setting aside our personal prejudices and agendas, uniting for the greater good of the country. Thank you sir.

Mr. Chairman: Mr. Kamran Murtaza.

Mr. Kamran Murtaza: I will speak on Monday sir.

Mr. Chairman: Monday, I don't know how much time they will

locate. Sahibzada Khalid Jan.

صاحبزادہ خالد جان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ چیئرمین صاحب، آپ نے مجھے کچھ کہنے کا موقع دیا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ آپ کو داد بھی دیتا ہوں کہ آپ چند دنوں سے معزز اراکین کی تقاریر نہایت صبرو تحمل سے سن رہے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! صدر پاکستان نے 17 جنوری کو پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران علامہ اقبال کے دو خوابوں اور قائد اعظم کے بنائے ہوئے پاکستان اور ایک خود مختار ریاست کا ذکر کیا ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! اس میں شک نہیں ہے کہ قائد اعظم کا بنایا ہوا ایک چھوٹا سا پاکستان ہے جو پاکستان تھا، 1971ء میں اس کا ایک حصہ ہم سے جدا ہو گیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ آج تک ان لوگوں کو سزا نہیں دی گئی ہے جو حمود الرحمٰن کمیشن میں سرفہرست ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ علامہ اقبال کے خواب کے مطابق ہے، قائد اعظم کا بنایا ہوا صرف مغربی پاکستان تھا۔ کیا یہ پاکستان خودمختار ریاست ہے؟ نہیں یہ امریکہ کے لئے ایک تھانے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! جناب صدر صاحب ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ ہم اسلام کی اصل روح نہیں پہچان سکے، تو یہ ٹھیک ہے کیونکہ اسلام ہمیں super طاقت اللہ تعالیٰ کی ذات بتاتا ہے اور ہم امریکہ کو دنیا کی super طاقت سمجھتے ہیں۔ جناب والا! صدر نے کہا کہ آج پاکستان کو دنیا میں چار خطرناک الزامات کا سامنا ہے۔ پہلا یہ کہ افغانستان میں قبائلی علاقوں سے دہشت گردی پھیلانے کا ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے۔ دوسرا ہم پر کشمیر میں Line of Control پر دہشت گردی کا الزام بھی لگایا جا رہا ہے۔ تیسرا ہم پر جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ کا الزام بھی لگایا جاتا ہے۔ چوتھی بات ہمارے معاشرے کو انتہا پسند سمجھا جا رہا ہے۔ جناب والا! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سب کچھ 1980ء سے اب تک خود حکومت کے پیدا کردہ نہیں ہیں۔ کیا یہ جہادی تنظیمیں جیسے ہمارے معزز ارکان نے کہا کہ جیش محمدی وغیرہ جس پر آج پابندی لگائی جا رہی ہے، یہ سب کچھ حکومت کا پیدا کردہ نہیں ہے؟ 1980ء سے اب تک-----اور جناب والا! میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہر پارٹی میں دوسرا اور تیسرا گروپ کس نے بنایا ہے، یہ حکومت کے پیدا کردہ نہیں

ہیں؟ آج کل کم از کم ہر حکومت میں %70%, 80 لوگ ایسے ہیں جو ہر حکومت میں fit ہو کر چلے آ رہے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ خدارا! حکومت کو چاہیے کہ ان لوگوں سے ذرا ہوشیار رہیں۔ آج آپ کے ساتھ ہیں، کل دوسروں کے ساتھ ہوں گے۔

جناب والا! آپ نے دیکھا کہ چند دن پہلے علماء اور مشائخ کا کنونشن ہوا۔ اس سے پہلے بھی conventions ہوئے ہیں، یہ وہی علماء و مشائخ ہیں جو ہر حکومت میں fit آ رہے ہیں اور یہ کنونشن کر رہے ہیں۔ حکومت ان کو تنخواہ اور کرائے بھی دے رہی ہے۔ یہ الزام بھی کل ہم پر لگایا جائے گا کہ یہ لوگ آپ نے پیدا کئے ہیں۔ یہ لوگ ہم پیدا نہیں کر رہے ہیں، یہ موجودہ حکومت پیدا کر رہی ہے۔

جناب والا! صدر صاحب نے ملک کی زرخیزی اور ہر قسم کی اشیاء سے مالا مال ہونے کا ذکر کیا ہے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ حکومت نے کاشت کاروں کو کیا دیا ہے؟ یہ کاشتکار وہی لوگ ہیں جو ملک کے لئے غلہ اور دیگر اشیاء پیدا کر رہے ہیں۔ جب تک زراعت پر توجہ نہیں دی جاتی تو ملک ترقی کیسے کر سکے گا کیونکہ ملک کی %75 آبادی کا انحصار زراعت پر ہے۔ اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے لاکھوں tractors کاشتکاروں کو اور اسی طرح اربوں روپے کاشتکاروں کے نام پر دیئے ہیں۔ ان کی بھی ذرا تحقیقات کرائی جائیں، یہ کن لوگوں کو ملے ہیں۔ جناب والا! صدر صاحب نے ملک میں corruption کا ذکر کیا ہے۔ پاکستان بننے کے بعد جتنی بھی حکومتیں آج تک ختم کر دی گئیں، وہ corruption کے نام پر ختم کی گئی ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کو کیا سزا ملی ہے، وہ corruption کے نام پر ختم کئے گئے ہیں۔ سابقہ حکومتوں وہ لوگ کیا لوگ موجودہ حکومت میں %70%, 80 نہیں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کو کیوں سزا نہیں دی جاتی ہے؟ اگر ایک حکومت corruption پر ختم ہوتی ہے تو وہ لوگ دوسری حکومت میں آجاتے ہیں۔ پھر ختم ہوتی ہے تو تیسری حکومت میں آتے ہیں۔ خدارا! ان لوگوں کا خیال رکھیں کہ ملک ان لوگوں کی وجہ سے تباہ ہو رہا ہے جو ہر حکومت میں fit ہو کر چلے آ رہے ہیں۔ جناب والا! صدر صاحب نے اپنی تقریر میں جمہوریت کو مستحکم کرنے کے لئے اقتدار کو نچلی سطح پر منتقل کرنے کا کہا ہے۔ جناب والا! صدر صاحب خود اس نظام کی تین سالہ کارکردگی کا جائزہ لیں اور نظام کی بہتری کے لئے ممبران کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے کہ

ان لوگوں نے کیا کیا ہے۔

آج کل جو ضلعی نظام ہے اور امن و امان ملک میں خراب ہو رہا ہے ان لوگون کی وجہ سے خراب ہو رہا ہے۔ پتا نہیں ہے کہ کیا کس کے پاس ہے۔ ضلعی حکومت کے پاس کیا ہے اور صوبائی حکومت کے پاس اور مرکزی حکومت کے پاس کیا ہے۔ کم ازکم اس کا بھی ذرا خیال رکھا جائے۔ جناب والا! حزب اختلاف کے بعض ارکان نے ایم ایم اے پر الزام لگایا ہے کہ آپ نے Schedule-VI کو مان لیا ہے۔ میں ان معزز ارکان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ Schedule-VI تین سال پہلے خود آپ نے اور آپ کے قائدین نے مان لیا ہے۔ تین سال پہلے ARD سمیت تمام پارٹیوں نے یہ فیصلہ نہیں کیا تھا کہ ضلعی انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔ کیونکہ یہ صوبائی خودمختاری میں مداخلت ہے اور اس کے بعد جب اعلان ہوا مشرف صاحب کی طرف سے تمام پارٹیوں نے اس میں حصہ لیا اور اپنے امیدواروں کے لئے رات کے اندھیرے میں ہر ایک کے پاس ووٹ کے لئے گھر گھر نہیں گئے تھے! یہ وہی لوگ نہیں ہیں! اور وہ الزام آج ہم پر یہ لوگ لگا رہے ہیں کہ Schedule-VI آپ نے مان لیا ہے۔ ہم نے Schedule-VI ابھی مان لیا ہے۔ ملک کو سخت حالات سے نکالنے کے لئے مانا ہے۔ اور ان لوگوں نے ریفرنڈم میں اپنے کارکنوں کو آزاد نہیں چھوڑا تھا۔ اپنے کارکنوں کو یہ نہیں کہا تھا کہ ان کی مرضی ہے کہ ریفرنڈم میں صدر کو ووٹ دیتے ہیں یا نہیں دیتے ہیں۔ ان کے کہنے پر ان کے کارکنوں نے ووٹ نہیں دیے ہیں اور آج کل ستر، اسی فیصد ناظمین ان لوگوں کے نہیں ہیں۔ ریفرنڈم میں ووٹروں کو ناظمین نے نہیں لایا ہے! یہ وہی لوگ نہیں ہیں! اور آج یہ الزامات ہم پر لگا رہے ہیں کہ آپ نے صدر کے ریفرنڈم میں ووٹ دیا ہے۔ ووٹ انہوں نے دیا ہے انہوں نے مان لیا ہے۔ Schedule-VI کو تین سال پہلے، ان لوگوں نے خود مان لیا ہے اور آج الزام ہم پر لگایا جا رہا ہے۔ معافی چاہتا ہوں شاید ان کو اس سے دکھ پہنچا ہو۔

جناب والا! بعض پارٹیوں کے قائدین نے Chief Executive کے سات نکات کو اپنا ایجنڈا قرار نہیں دیا ہے۔ اس طرح آج معزز ارکان افغانستان کے گزشتہ جہاد کے بارے میں الزام لگا رہے ہیں ۔ تو یہ حکومت بتا دے کہ یہ اس وقت مجاہدین تھے اور آج مجاہدین کو دہشت گرد

کیوں قرار دیا جا رہا ہے اور جناب والا! وہ لوگ جو میری اسی طرف بیٹھے ہیں کراچی والے۔ جس وقت کراچی میں حالات خراب تھے اور جیسا پروفیسر ابراہیم صاحب نے کہا کہ بوری بند لاشیں اور یہ torture cells ٹی وی پر ان کی جو فلم بندی ہوئی وہ دکھائی جارہی تھی اس وقت یہ لوگ ٹھیک تھے ۔ آج جو تین تین چار گھنٹے ان کی تقریر ٹیلی فون پر عوام کو کرتے ہیں آیا اس وقت ٹھیک ہے اگر اس وقت ٹھیک ہے تو پھر ان کے قائد پاکستان میں تشریف کیوں نہیں لا رہے ہیں ۔ جناب والا! میں اس معزز ہاؤس سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ آیا یہ پاکستان دنیا میں واحد ملک ہے جو لا الہ الا اللہ کے نام پر بنا تھا اور ہے اور رہے گا لیکن افسوس کہ چھپن سالوں میں آج تک اسلامی نظام نافذ نہ ہوا۔ اس معزز ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ سب مل کر اسلامی نظام کے لئے ایک ہو جائیں اور اسلامی نظریاتی کونسل نے جو سفارشات تیار کی ہیں اس کے مطابق قانون سازی کی جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، کلثوم پروین صاحبہ۔

مسز کلثوم پروین: شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب۔ شکر ہے کہ دو ہفتوں بعد میری باری آئی حالانکہ آپ پر الزام ہے کہ آپ خواتین کو زیادہ وقت دیتے ہیں۔ مگر یہاں دو ہفتوں کے انتظار کے بعد باری آتی ہے، پتا نہیں کن خواتین کو آپ نے time دیا۔ اس ایوان میں تقریباً تمام speakers بولے اور بہت اچھا بولے ۔ ہر ایک نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی ۔ جس نے جو چاہا جس طریقے سے چاہا defend کیا ۔ جس طریقے سے بات کرنی چاہی انہوں نے کہی۔ کوئی ان کی جائیداد کے پیچھے پڑگیا کہ ان کی اتنے کنال زمین ہے۔ میرا خیال ہے جو ہاؤس میں آیا ہے، ہر شخص یہاں صاحب جائیداد ہے۔ ہمارے سواتی صاحب نہیں ہیں، وہ تو ہر weekend پر امریکہ چلے جاتے ہیں اور پھر واپس آ جاتے ہیں ۔ تو یہ کوئی ایسی بڑی بات بھی نہیں تھی۔ ایک میرے colleague ہیں بہت ہی معزز، وہ ان کو اٹھارہویں گریڈ سے اوپر لے جا ہی نہیں رہے ہیں۔ اب ہمیں یہ بھی تشویش ہونے لگی ہے کہ جنرل کا کیا گریڈ ہوتا ہے۔ بہرحال ہر شخص کے جو جو نظریات تھے ، جو باتیں تھیں انہوں نے کیں، اپنے اپنے خیالات ہر شخص نے یہاں پر share کئے ۔ یہاں پر بات صدر صاحب کے خطاب پر ہو رہی ہے کہ انہوں نے قوم سے کیا

کہا' اس کے پیچھے کیا مقصد تھا۔ صدر نے اپنے خطاب میں بلاشک و شبہ وہ باتیں کیں جو ایک قوم کی اور قوم کے لوگوں کی آواز تھی۔ ان کے دلوں کی آواز تھی۔ جو لوگ کہنا چاہ رہے تھے' جو عوام سننا چاہ رہے تھے انہوں نے وہی باتیں کیں۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے یعنی یہ کہ الیکشن کروا دیئے ہیں۔ صوبائی اور قومی اسمبلیاں موجود ہیں۔ سینیٹ بھی موجود ہے۔ تینوں ادارے اچھے طریقے سے کام کر رہے ہیں۔ بالکل کام کر رہے ہیں۔ ایک وعدہ انہوں نے قوم سے پورا کر دیا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے تمام اراکین' پارلیمنٹرین کا شکریہ ادا کیا۔ اپنے اوپر ہونے والے حملوں کی مذمت کی۔ اس کے لئے ہم شکر گزار ہیں کہ ان پر ہونے والے حملوں کی مذمت نہ صرف حکومتی بنچوں نے بلکہ اپوزیشن نے بھی کی ہے۔

انہوں نے اپنے ملک کی زرعی' معاشی' معاشرتی ' اندرونی' بیرونی تمام حالات کا ذکر کیا۔ یعنی سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی بہت اچھی کوشش کی۔ کیوں نہ کرتے! کیوں کہ وہ ملک کے صدر ہیں اور ملک کے ہر چھوٹے سے چھوٹے' بڑے سے بڑے مسئلے کی طرف ان کی نگاہ ہے۔ بے شک جیسا کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک ایک زرخیز ملک ہے۔ زرعی ملک ہے۔ اب ہمیں اسے بہتر سے بہتر بنانے کی ضرورت ہے ۔ اسے بہتر کیسے بنایا جائے؟ ملک میں اگر زراعت ہوگی' ملک زرعی طور پر خوشحال ہوگا تو معاشی طور پر خود بخود خوشحالی ہوگی۔ جن صوبوں میں پانی کی کمی ہے' اس کمی کو دور کیا جا سکتا ہے۔ یعنی ہم ڈیم بنا سکتے ہیں۔ اگر پانی ہوگا تو بجلی ہوگی' بجلی ہوگی تو زراعت ہوگی' بجلی سستی ہوگی تو صنعت و تجارت میں ترقی ہوگی۔

اس کے علاوہ اپنے وہ نوجوان جنہیں ہم بیرون ملک بھجواتے ہیں' وہ طاقت' وہ بازو' جو کہ بہت اچھے طریقے سے یہاں پر محنت کرتے ہیں انہیں ہم بیرون ملک بھجوانے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں۔ کاش! ہم یہاں پر ایسے حالات پیدا کریں' ایسی صنعتیں پیدا کریں' ایسے کارخانے ہوں' ان نوجوانوں کی محنت ان کارخانوں پر ہو' اپنے ملک کے لئے ہو' اپنے لوگوں کے لئے ہو۔ انشا اللہ یہ ہوگی۔

بے شک ہمارے ملک نے وہ ترقی نہیں کی جو ہمسایہ ملک نے کی ہے یعنی کہ انڈیا نے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ اگر ہم ماضی کی طرف نظر دوڑائیں تو تقسیم ہند کے وقت

پاکستان، پاکستان ہندوستان کی تقسیم کے وقت، جو مسئلہ پاکستان کے ساتھ ہوا انگریزوں نے ہندوؤں کی مکاری کی وجہ سے پاکستان کو جو تقسیم ہونا تھا یعنی تین چوتھائی بھی تقسیم نہیں دی اور شروع سے پاکستان کے سر پر جنگ مسلط رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک سرحدوں پر فوج کو پہرہ دینا پڑا اور مسئلہ کشمیر آج تک حل نہیں ہو سکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب اس کے حل ہونے کا وقت بھی آگیا اور بہتر صورت نکل آئی ہے۔

9/11 کے بعد دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ میں یہ کریڈٹ بھی صدر مشرف کو دوں گی کہ اس سخت بحران سے انہوں نے جس طرح ملک کو نکالا، یہ انہی کی ذہانت اور فراست کا نتیجہ ہے۔ ورنہ یہ ملک آج خدانخواستہ ہمارے لئے "تورا بورا" بنا ہوتا۔

دوسرا الزام ہم لوگوں پر ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کا تھا۔ ڈاکٹر اے کیو خان کی وجہ سے موجودہ صورتحال نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے مگر انہوں نے کابینہ کے ساتھ مشورہ کر کے نہ صرف انہیں معاف کیا بلکہ تمام دنیا کو بھی مطمئن کر دیا۔ خود ان کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے۔

تیسرا بڑا issue کشمیر کا ہے۔ جس پر بڑے اچھے طریقے سے جنرل مشرف صاحب defend کر چکے ہیں۔ کشمیر ہمارا اٹوٹ انگ ہے، ہماری شہ رگ ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مسئلہ بھی حل ہونے کو جا رہا ہے۔ انہوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ آج انڈیا ہم سے ہر معاملے پر بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ آج وہی ہندوستان جس کی فوج کل تک ہماری سرحدوں سے ایک انچ ہٹنے کے لئے تیار نہیں تھی، آج وہی ہمارے ساتھ مذاکرات کرنے کے لئے تیار ہے۔ آج وہی ہمارے ساتھ مل بیٹھنے کے لئے تیار ہے۔

ایک بڑا issue یہ ہے کہ ہم پر دہشت گردی کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ ہمارا مذہب ایک پرامن مذہب ہے، ہمارا مذہب ایک امن پسند ہے۔ آزادی کی جدوجہد اور دہشت گردی میں بڑا فرق ہے۔ جیسا کہ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں بارہا فرمایا ہے۔ ہمیں دور رس اور اہم فیصلے کرنے ہونگے اور منفی تاثرات سے پاکستان کو نکالنا ہوگا۔ ہمیں دنیا کو یقین دلانا ہوگا کہ ہم ایک ذمہ دار قوم ہیں۔ اس کا ثبوت انہوں نے یہاں سارک کانفرنس بلا کر نہ صرف پاکستان کا نام بلند کیا بلکہ زیادہ سے زیادہ ممالک کے ساتھ روابط بڑھائے تاکہ ملک کے اندر investment لائی جائے

اور ملک ترقی کرے اور عوام خوشحال ہوں۔

یہاں انہیں برا بھلا کہنا شاید ہر لیڈر کے بڑے ہونے کی پہچان بن چکی ہے، جو شخص جتنا برا بھلا کہتا ہے یا جتنے paper اپنی table پر مار سکتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ وہ بہت بڑا speaker ہے۔ یہاں کہنا بہت آسان ہے اور اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں صاحب اقتدار بنایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی عزت کریں جیسا کہ سورۃ النساء کے ستائیسویں پارے میں ترجمہ ہے، " اطاعت کرو اللہ کی، اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان صاحبان اقتدار کی جو تم میں سے ہوں"۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ عزت بخشی ہے، ان کی اطاعت کرنا ہماری قوم کا فرض ہے۔

میری ناقدانہ رائے میں ان کی تقریر قوم کے خیالات کی مکمل آئینہ دار تھی۔ آخر میں انہوں نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا اپنے مکے کے ساتھ کہ نہ صرف ہم مضبوط ہیں، ہم طاقتور ہیں، بلکہ ہم ایک ہیں اور دشمن کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم بہادر ہیں۔ ہمیں کسی دشمن کے سامنے ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم سا کوئی ہو تو سامنے آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ میں صرف یہی کہوں گی کہ

تندئ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

شکریہ، چیئرمین صاحب۔

Mr. Chairman: Raza Sahib, you want to speak today or on Monday?

Mian Raza Rabbani: Sir, I will speak on Monday.

Mr. Chairman: OK. It is also *Asr* time and the honourable members who want to speak, most of them, are not here, others want to speak on Monday. Then, we should adjourn the House to meet again on

Monday.

جناب وسیم سجاد۔ جناب والا! میرا خیال ہے جو معزز ممبران آج حاضر نہیں تھے ان کو دوبارہ موقع نہیں ملنا چاہیے۔

Mr. Chairman: If that is the consensus of the House.

Mr. Wasim Sajjad: No. Sir, you have to decide and I think otherwise, we will not be going to finish on Monday.

Mr. Chairman: I think, that is fine. We have the opportunity, on Monday we will just find out as we can accommodate them or not.

Mr. Wasim Sajjad: I will suggest to your honour that the decision should be that if time does not permit then you will not allow any other speaker to speak whose name has been called and he was not present.

لیکن اگر گنجائش ہے، وقت ہے تو پھر ان کو دو، دو، تین، تین منٹ دے دیں۔

Mr. Chairman: So, I think we will have the discipline that they were not here and this way we will just go on through and we can take the vote of the House also at that time.

جناب انور بیگ ، جناب چیئرمین ! Honourable Minister for Food & Agriculture آئے تھے، وہ پھیرا مار کر چلے گئے ہیں، لیڈر آف دی ہاؤس ان کو کہتے کہ یہ سوالات ہیں، کم سے کم جواب تو دے کر جاتے۔ یہ غریب عوام کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: ان کو information اکٹھی کرنی ہو گی۔

جناب وسیم سجاد: یہ صحیح بات ہے کہ مہنگائی ہوگئی ہے اور مجھے پاکستان کی تاریخ میں انور بیگ صاحب کوئی ایک وقت بتا دیں جب مہنگائی نہیں ہوئی تھی، جب آٹا دس روپے سے پانچ روپے پر آیا تھا، مجھے ایک وقت بتا دیں کہ پاکستان کی تاریخ میں کیا کوئی ایسا وقت

تھا کہ جب مہنگائی نہیں ہوئی تھی۔

Mr. Chairman: It will be conveyed to him and he will respond to you.

He will come back. وسیم صاحب ان کو convey کر دیں گے۔ ان کو data اکٹھا کرنا ہوگا،

جناب وسیم سجاد۔ یہ کوئی تحریک التواء یا point of order کی بات نہیں یہ حقیقت ہے۔

جناب انور بیگ ۔ جناب والا، غریب عوام پیٹ پر پتھر باندھیں، پتھر کھائیں۔

Mr. Chairman: Enver Baig Sahib, please sit down. I think, we will adjourn the House to meet again on Monday the 8th of March, 2004 at 5 p.m.

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلٰم علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

[The House was then ad journed to meet again on Monday at 5 p.m.].